100

شرعی مسائل کا مجموعہ

(حصہ27)

مصنف

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

نظرثانی

ابو احمد مفتی انس رضا قادری مدنی

فہرست

عقائد

حدیث

طہارت

نماز

23. بھول کر دوسری پر سلام پھیرا
24. آٹھ دن کام کرنے مری جائیں تو نماز
25. لنگی پہننا اور اس میں نماز
26. مسافر امام اور مقیم مقتدی
27. دو وطن اصلی
28. امام کا سلام پھیر کر مڑنا
29. سجدہ سہو کیے بغیر سلام پھیرنے کے بعد لقمہ
30. جمعہ کو زوال کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر
31. امام پانچویں کے لئے کھڑا ہوجائے تو مقتدی
32. ذہنی توازن خراب والے کے جنازے میں دعا

- زکوۃ

33. ایڈوانس زکوۃ دینے کے بعد سال کے اختتام پر حساب

- حج/عمرہ

34. احرام میں ہاتھ پر پٹی

- نکاح/طلاق/ظھار

35. غیر مسلم مرد اسلام لے آیا تو نکاح
36. نکاح کے وقت لڑکی کے نام میں غلطی
37. موبائل واپس نہ کیا تو فارغ
38. اگر تمہیں ہاتھ لگایا تو اپنی بہن کو ہاتھ لگایا

- وقف/مسجد/چندہ

39. گھر کے ملازم کو مسجد میں سلانا
40. فنائے مسجد میں دکانیں بنا کر کرایہ پر دینا
41. صدقہ واجبہ اور نافلہ ملانا
42. امام کا کاروباری چیزیں مسجد میں رکھنا

- قسم/منت

43. ڈراموں میں قسم
44. کسی کو عمرہ پر بھیجنے کی منت
45. منت بھول گئے

• اجارہ

46. بارہ دینی کاموں کا اجارہ
47. کام والی کو ایک ماہ کی چھٹی دی تو تنخواہ
48. اجارہ فاسد ہوگیا تو اجرت
49. مخصوص ایام میں وقفہ کے دوران آرام

• قربانی

50. جانور ذبح کرتے ہوئے انا للہ پڑھنا

• وصیت

51. میرے مرنے کے بعد قرض معاف کردینا

• وراثت

52. ایک بیٹی دو بہنوں میں وراثت
53. تین بیٹے چھ بیٹیاں اور بیوہ میں وراثت

• خواتین کے مسائل

54. سوتیلی ساس سے پردہ
55. عورت کے چہرے کا پردہ

• جائز/ناجائز

56. بینک سے بغیر سود قرض
57. غلطی سے اسکالر شپ کی رقم آگئی
58. قبروں کو مٹانا
59. اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا
60. ولی کے مزار کو تین انچ کرنا
61. پینٹ کے ڈبے میں نکلنے والا ٹوکن
62. ملازمت چھوڑنے کی اطلاع نہ دینے پر سیلری روکنا
63. ہوٹلوں میں ملنے والی اشیا گھر لے جانا
64. کسی کو ڈیٹا بیچنا
65. قائد اعظم محمد علی جناح کو ایصال ثواب
66. تین تاخیر کی وجہ سے پورے دن کی سیلری کاٹنا

67. دعا حزب البحر
68. سونے پر قبضہ کیے بغیر بیچنا
69. کاپی پر اموجیز بنانا
70. کافی میں کیڑے مکوڑوں کی ملاوٹ
71. میڈیکل کی تعلیم میں مینڈک کا آپریشن
72. انشورنس کمپنی میں ڈیٹا بیس ایڈمن کی نوکری
73. پتا نکالا گیا تو کہاں ڈالیں
74. کریڈٹ لمٹ بڑھانے پر تحائف
75. جس کی چیز چوری کی اس کا پتا نہ ہو
76. پاور لوم میں جاندار کی تصاویر ہوں
77. بروکر کا ڈرائیور سے کم پیسے لے کر مالک سے زیادہ لینا
78. اخروٹ خراب نکلا تو
79. پانڈا حرام جانور ہے
80. کیگل ایکسرسائز
81. میت کو حنوط کرنا
82. بینک کا لاکر
83. مسٹری باکس کی خرید و فروخت کرنا
84. اے آئی کا نیا تصویری ٹرینڈ
85. یمنیٰ نام رکھنا
86. گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا
87. نقلی بالوں کی چٹیا
88. عمرہ کے ٹکٹ کے لئے رقم ہبہ کرنا
89. سونا پگھلا کر اسٹیمپ بنا کر بیچنا
90. گولڈ میں انویسمنٹ کی ناجائز صورت
91. پیسے جمع کروا کر گولڈ لینا
92. پلاٹ بیچ کر اسی کو کرایہ پر دینا
93. اپنے پارٹنر کو اپنا حصہ کرایہ پر دینا

94. سونا خرید کر سنار کے پاس رکھوا دینا
95. تصویر ایڈٹ کرنے کی نوکری

- **متفرق**

96. گنبد خضری کی تاریخ
97. کیا گرونانک ولی تھا
98. ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد
99. ریاض الجنۃ کی حد
100. کمرے میں گھر والوں کا بغیر اجازت آنا

عقائد

فتوی نمبر:2608

جس جگہ دین وایمان کو خطرہ ہو

سائل:امیر معاویہ

سوال: میں کام کے سلسلہ میں بیرون ملک میں آیا ہوں لیکن مجھے یہاں اپنے دین وایمان سے متعلق خطرہ ہے کہ کہیں اس میں بگاڑ پیدا نہ ہو جائے میرے لئے کیا حکم ہے؟
؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس جگہ اپنے دین وایمان پر قائم رہنا مشکل ہو جائے وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ وہاں سے ہجرت کر کے ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں اپنے فرائض دینی ادا ہو سکیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:" اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَاؕ فَاُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا "ترجمہ: بیشک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں ان سے (فرشتے) کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔(النساء:97)

تفسیر:"اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھ کر کافروں کے درمیان رہنے والے بہت سے مسلمانوں کو غور کرنے کی حاجت ہے۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔ حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور محمد مصطفی ﷺ کی رفاقت میسر ہو گی۔" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ283)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1447ھ / 03 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2633

حضور ﷺ کو ایصال ثواب کرنا

سائل: رئیس احمد

سوال: زید کہتا ہے کہ حضور ﷺ معصوم ہیں ان کو ایصال ثواب کی کوئی حاجت نہیں اور یہ بے ادبی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نبی پاک ﷺ کو ایصال ثواب کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے اور اس میں کسی قسم کی گستاخی نہیں کیونکہ یہ ایصال ثواب اس لئے نہیں کہ حضور ﷺ کی حاجت ہے بلکہ یہ اپنی عقیدت کا اظہار ہے اور حضور ﷺ کے احسانات کے شکرانے میں ہے ورنہ تو حضور ﷺ کو ہمارے درود کی بھی حاجت نہیں حالانکہ اس کا حکم تو قرآن میں موجود ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء واولیاء و مومنین و مومنات جو گزر گئے اور جو موجود ہیں اور جو قیامت تک آنے والے ہیں سب کو شامل کر سکتا ہے اور یہی افضل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 622، رضا فاؤنڈیشن)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے انبیاء و اولیاء کی ارواح کو ایصال ثواب کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جائز بلکہ بہتر ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، باب الجنائز، صفحہ 340، مکتبہ رضویہ)

صراط الجنان میں ہے: "اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے درود شریف پڑھنا ایک عظیم عبادت ہے، اس کے ساتھ ساتھ بزرگوں نے درود شریف پڑھنے کی حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالی کے بعد جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم، رحیم، شفیق، عظیم اور سخی ہیں اور حبیبِ خدا، تاجدارِ اَنبیاء، سَرورِ ہر دو سرا ﷺ کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں، اس لئے محسنِ اعظم کے احسان کے شکریہ میں ہم پر درود پڑھنا مقرر کیا گیا ہے" (صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 83)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 صفر المظفر 1447ھ / 13 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2655

سوشل میڈیا پر کسی کے مسلمان ہونے کی خبر

سائل: شوکت غنی

سوال: بعض اوقات کسی غیر مسلم مشہور شخص کے متعلق اسلام قبول کرنے کی خبریں آتی ہیں اس میں فیک نیوز بھی ہوتی ہے تو کیا ہم اسی مسلم سمجھیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی غیر مسلم کے مسلم ہونے کی خبر سوشل میڈیا پر وائرل ہو تو جب تک وہ خود آکر اپنے اسلام کا اظہار نہ کرے ایسی خبروں پر یقین نہ کیا جائے کیونکہ تصدیق کے بعد جس شخص کو اظہار کا موقع ملے اس پر لازم ہے کہ وہ اظہار کرے، پھر کوئی مشہور شخص ہو تو اس کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اپنے اسلام کے اظہار کے لئے سوشل پلیٹ فارم کا استعمال کرے البتہ اس میں کچھ استثنائی صورتیں بھی ہیں اس کے لئے اپنی صورتحال بتا کر رہنمائی لی جائے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمالِ بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں، رہا اقرار، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازے کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 173)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2656

سائل: عبد الکریم

تیرا بھی آسرا حسین

سوال: ایک شخص نے یہ اشعار پڑھے "یا اللہ شرک سے تو ہے بے نیاز پھر بھی ہے ایک اشتراک تیرا بھی آسرا حسین اور میرا بھی آسرا حسین" اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں ذکر کیا گیا شعر صریح کفریات پر مشتمل ہے۔ اس شعر میں پہلے اللہ پاک کو بندے کے ساتھ ایک چیز میں مشترک کہا گیا جو کہ صریح کفر ہے پھر اللہ پاک کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا محتاج قرار دیا گیا اور یہ بھی صریح کفر ہے کہ اللہ پاک کسی بھی فعل اور صفت میں بندے کا شریک نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ کسی کا محتاج ہے۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ومن قال لمیت: کان اللہ احوج الیہ منکم کفر ای لان اللہ ھو الغنی الحمید و الصمد المجید، لایحتاج الی احد وکل احد محتاج الیہ" ترجمہ: اور جس نے فوت شدہ سے متعلق کہا کہ اللہ کو تم سے زیادہ اس کی حاجت تھی؛ یہ کفر ہے اس لئے کہ اللہ بے پراہ، خوب سراہا ہوا، بے نیاز اور بزرگ ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔ (منح الروض، مسائل متفرقہ، صفحہ 211، دار البشائر الاسلامیہ)

امیر اہلسنت لکھتے ہیں: "اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کسی کا بھی محتاج نہیں، وہ بے نیاز ہے۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 489)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 صفر المظفر 1447ھ / 22 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2657

حضور ﷺ کی مثل پیدا کرنا

سائل: علی مردان

سوال: کیا اللہ پاک حضور ﷺ کی مثل پیدا کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور ﷺ کی مثل کا پیدا ہونا محال ہے اور محال تحت قدرت داخل نہیں ہوتا۔ تفصیل یہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں، اگر کوئی حضور ﷺ کی مثل ہوتا تو وہ حضور ﷺ کی طرح خاتم النبیین ہوتا اور اگر ایسا ہوتا تو کذب باری لازم آتا جو کہ محال ہے، چونکہ حضور ﷺ کا مثل بھی محال ہے لہذا حضور ﷺ کی مثل پیدا کرنا بھی محال ہے۔ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ سبوح و قدوس جل و علی جھوٹ اور تمام عیوب سے پاک و منزہ ہے کہ اس پر قدرت بھی نہیں رکھتا اس لیے یہ بھی ممکن نہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جیسا دوسرا پیدا کر سکے کیوں کہ پیدا کر سکتا یہ تعبیر امکان کی ہے اسی کو دوسرے لفظ میں یوں کہیں گے کہ یہ ممکن ہے اور ممکن کی تعریف یہ ہے کہ جس کا وقوع فرض کرنے پر کوئی خرابی لازم نہ آئے اور یہاں حضور سید عالم ﷺ کے مثل کو ممکن مانو گے تو لازم آئے گا کہ اللہ عزوجل جھوٹا ہے۔ لہذا حضور سید عالم ﷺ کا مثل محال ہے کہ جو محال کو مستلزم ہو وہ خود محال ہے۔"

(فتاوی شارح بخاری، جلد 1، صفحہ 197، دائرۃ البرکات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2663

رسول اللہ ﷺ سے متعلق نازیبا کلمہ

سائل: قاسم مدنی

سوال: ایک شخص نے اپنے پوڈکاسٹ میں کہا کرسچن ہمارے نبی کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ دجال کہتے ہیں اور اللہ پاک نے کرسچنوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اس کا یہ کلمہ کہنا کیسا حالانکہ کرسچن لوگوں کا بیان آیا ہے کہ ہم نہ کہتے ہیں نہ کسی کتاب میں ایسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھی جائے کہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ وہ اعلی بارگاہ ہے جس کے آداب خود رب العزت نے قرآن میں بیان فرمائے، یہاں تک کہ ایسا لفظ جو یہودیوں کی لغت میں بے ادبی کا تھا صحابہ جن سے بے ادبی کا تصور بھی نہیں، ان کو بھی وہ کلمہ کہنے سے منع کر دیا گیا۔ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں ہلکے الفاظ بطور نقل بھی ضرورت شدیدہ کے بغیر بولنے کی قطعا اجازت نہیں۔ سوال میں جس شخص کا ذکر ہے اس نے اپنے وضاحتی کلپ میں یہ کہا کہ "میری مراد یہ تھی کہ کرسچن نبی پاک ﷺ کو نبی نہیں مانتے لہذا وہ ان کو معاذ اللہ----ہی سمجھتے ہیں" یہ وضاحتی کلپ سننے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص انتہائی بے باک، بارگاہ نبوی کے آداب سے ناواقف، اور غیر محتاط جملے بولنے کا عادی گمراہ اور گمراہ گر ہے، لہذا وہ حرام کا مرتکب ہوا، اس کو چاہیے کہ وہ اس کلمہ سے اعلانیہ توبہ کرے اور تجدید ایمان و نکاح بھی کرے، وجہ یہ ہے کہ پہلے ہی یہ کلمہ بولنے کی شرعا اجازت نہیں تھی اور پھر بعد میں وضاحتی کلپ میں بالجزم اپنی مراد کو بیان کر کے بار بار وہ کلمہ کہنا سخت بے ادبی و گستاخی ہے۔ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "فأما ذكرها على غير هذا من حكاية سبه والإزراء بمنصبه على وجه الحكايات والأسمار والطرف وأحاديث الناس ومقالاتهم في الغث والسمين ومضاحك المجان ونوادر السخفاء والخوض في قيل وقال وما لا يعني فكل هذا ممنوع وبعضه أشد في المنع والعقوبة من بعض فما كان من قائله الحاكي له على غير قصد أو معرفة بمقدار ما حكاه أو لم تكن عادته أو لم يكن الكلام من البشاعة حيث هو ولم يظهر على حاكيه استحسانه واستصوابه زجر عن ذلك ونهي عن العودة إليه وإن قوم ببعض الأدب فهو مستوجب له وإن كان لفظه من البشاعة حيث هو كان الأدب أشد--- وإن اتهم هذا الحاكي فيما حكاه أنه اختلقه ونسبه إلى غيره أو كانت تلك عادة له أو ظهر استحسانه لذلك أو كان مولعا بمثله والاستخفاف له أو التحفظ لمثله وطلبه ورواية أشعار هجوه صلى الله عليه وسلم وسبه فحكم هذا حكم الساب نفسه يؤاخذ بقوله ولا تنفعه نسبته إلى غيره" (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع فی تصرف وجوہ الاحکام۔۔۔الخ، فصل الوجہ السادس، جلد 2، صفحہ 244، دار الفکر الطباعۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 صفر المظفر 1447ھ / 24 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2672

سائل: قاسم مدنی

یہ کہنا کہ فلاں نے مولویوں کی دکانیں بند کر دیں

سوال: ایک یوٹیوبر کے اسٹوڈنٹس کا کہنا ہے کہ اس نے چونکہ مولویوں کی دکانیں بند کر دی تھیں اس لئے اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے ورنہ وہ اپنی جگہ صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حدیث پاک میں ہے کہ شے کی محبت تجھے اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔ اس یوٹیوبر کے شاگرد اور محبین بھی اس کی محبت میں اندھے بہرے ہو کر سوشل میڈیا پر یہ بولتے اور لکھتے نظر آ رہے ہیں کہ وہ بے قصور ہے اس نے دین کا بہت کام کیا مولویوں کی دکانیں بند کر دیں اس وجہ سے مولوی اس پر الزامات لگاتے ہیں۔ اس حوالے سے اس کے فالورز کو شرعی حکم کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ اس نے پہلے بھی حضور علیہ السلام کی طرف لفظ چھوکرا منسوب کر کے بولا تھا کہ کافر یہ بولتے تھے لیکن آج تک ثابت نہیں کر پایا کہ یہ لفظ انہوں نے بولا تھا یا نہیں۔ اب بھی اس کے فالوز اور وہ خود یہ عیسائیوں کی کتابوں سے ثابت کر دے کہ وہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کو دجال کہتے ہیں۔ اگر ایسا ان کی کتابوں میں وہ ثابت نہ کر پائیں تو شرعی طور پر جب ایک گستاخانہ بات کسی ہستی کی طرف بطور حکایت منسوب کی جائے اور وہ حکایت ثابت نہ ہو تو یہ گستاخی ہی ہوتی ہے۔

الشفا میں ہے: " وان اتھم ھذا الحاکی فیما حکاہ انہ اختلقہ ونسبہ الی غیرہ او کانت تلک عادۃ لہ او ظھر استحسانہ لذلک او کان مولعا بمثلہ والاستخفاف لہ او التحفظ لمثلہ وطلبہ وروایۃ اشعار ھجوہ صلی اللہ علیہ وسلم وسبہ فحکم ھذا حکم الساب نفسہ یؤاخذ بقولہ ولا تنفعہ نسبتہ الی غیرہ فیبادر بقتلہ ویعجل الی الھاویۃ امہ وقد قال ابو عبید القاسم بن سلام فیمن حفظ شطر بیت مما ھجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو کفر" ترجمہ: اور اگر یہ حکایت کرنے والا اس حکایت کیے ہوئے سے متعلق متہم ہو کہ اس نے یہ خود گھڑا ہے اور اس کو کسی اور کی طرف منسوب کر دیا ہے یا یہ کہ ایسا کرنا اس کی عادت ہے یا اس کا اس بات کو پسند کرنا ظاہر ہو جائے یا وہ ان باتوں کا شوق رکھتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استخفاف اور آپ کی ہجو کا سننے والا ہے اور ان کو محفوظ کرنے، یاد رکھنے یا سننے یا اشعار کو جمع کرنے میں مشغول ہے تو اس کا حکم قصداً گالی دینے والے کی طرح ہے۔ اس کے قول کو پکڑا جائے گا، اگرچہ دوسرے کی طرف منسوب کرے۔ اس سے نجات نہ پائے گا اور اسے فوراً قتل کر کے جلد از جلد جہنم کی طرف بھیج دیا جائے۔

(الشفاء، فصل الوجہ الساد، جلد2، صفحہ246، دار الفکر الطباعۃ والنشر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابن اسماعیل حنفی

06 ربیع الاول 1447ھ / 31 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2687

حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

سائل: راحیل عطاری

سوال: کیا اس دور میں حضور ﷺ کا پسینہ مبارک کسی کے پاس ہونا ممکن ہے اور اگر ہو تو کیا لیکوڈ چیز سوکھ نہیں سکتی اگر کوئی کہے کے میرے پاس ہے تو کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کے تبرکات کو باقی رہنے کا اہتمام فرمایا ہے، جس طرح موئے مبارک صحابہ میں تقسیم ہوتے ہوتے آج تک لوگوں کے پاس موجود ہیں، اسی طرح روایات میں حضور ﷺ کا پسینہ مبارک بھی جمع کر کے محفوظ کرنا ثابت ہے، لہذا موجودہ دور میں بھی اس کا ہونا ممکن ہے اور چونکہ اس مبارک پسینہ کو دوسرے پسینوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تو سوکھ جانا چاہیے کیونکہ جس طرح بال مبارک اپنی نورانیت کے ساتھ آج بھی سندوں کے ساتھ لوگوں کے پاس موجود ہے اسی طرح پسینہ مبارک کا ہونا بھی بعید نہیں، لہذا اگر کوئی اس کا دعوی کرے تو تبرکات سے متعلق اصول یہی ہے کہ اس کی بات کو مان لیا جائے گا اور اس تبرک کی تعظیم کی جائے گی، ان شاء اللہ اس تعظیم کا ثواب حاصل ہو گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "فی الواقع آثار شریفہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک سلفاو خلفا زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک بلا نکیر رائج و معمول اور باجماع مسلمین مندوب و محبوب بکثرت احادیث صحیحہ بخاری و مسلم وغیرہما صحاح وسنن وکتب حدیث اس پر ناطق جن میں بعض کی تفصیل فقیر نے کتاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ الشارقۃ میں ذکر کی۔ اور ایسی جگہ ثبوت یقینی یا سند محدثانہ کی اصلا حاجت نہیں اس کی تحقیق و تنقیح کے پیچھے پڑنا اور بغیر اس کے تعظیم و تبرک سے باز رہنا سخت محرومی کم نصیبی ہے ائمہ دین نے صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے اس شے کا معروف ہونا کافی سمجھا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 412)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ربیع الاول 1447ھ / 16 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2692

اللہ نے ابھی تک نہیں سنی

سائل: ام بلال

سوال: ہمارے ہاں شادی کو کافی سال ہو جائیں اور اولاد نہ ہو تو کہا جاتا ہے اللہ نے اب تک نہیں سنی ایسا کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

"اللہ نے نہیں سنی" کہنا درست نہیں کیونکہ اس میں اعتراض کا شبہ ہے کہ ہمارے ہاں نہیں سنی؛ دعا قبول نہیں ہوئی کے معنی میں آتا ہے اور اللہ پاک اپنی حکمت کے تحت مانگی جانے والی چیز کبھی دیر سے عطا فرماتا ہے یا آخرت کے لئے اس کو رکھ دیتا ہے یا پھر اس کی جگہ کچھ اور عطا فرما دیتا ہے اور اولاد کے معاملے میں تو قرآن کی واضح آیت ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے اولاد عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عطا نہیں فرماتا۔ چنانچہ سورہ شوری میں ہے: "لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ-یَهَبُ لِمَنْ یَشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَشَآءُ الذُّكُوْرَ(۴۹) اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًاۚ-وَ یَجْعَلُ مَنْ یَشَآءُ عَقِیْمًاؕ-اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ(۵۰)" ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔ (الشوری: 50،49)

امیر اہلسنت لکھتے ہیں: "نہیں سنتا" یہ جملہ ہمارے یہاں "قبول نہیں فرماتا" کے معنیٰ میں بھی بولا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں اِس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالی ہم گنہگاروں کی دُعا قبول نہیں فرماتا اور یہ جملہ پارہ 24 سورۃ المؤمن آیت 60 کے حصّے اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ (ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کے خلاف ہونے کی وجہ سے گمراہی پر مشتمل ہے اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور آئندہ اِس طرح کی باتوں سے اِحتراز کرنا (یعنی بچنا) ضَروری ہے۔ ہاں، اگر اللہ تبارک و تعالی پر اعتِراض کرنے کی نیّت سے کہا تو صریح کفر ہے۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 163،164)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1447ھ / 21 ستمبر 2025ء

حدیث

فتوی نمبر: 2621

قصر کی جگہ پوری پڑھنے کا اختیار

سائل: عبد السلام عباسی

سوال: آپ نے بتایا کہ جس پر قصر ہے وہ پوری پڑھے گا تو گناہ گار ہو گا تو حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ سفر میں قصر بھی پڑھتے اور پوری بھی اس کا کیا جواب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسافر پر قصر واجب ہے، اگر جان کر پوری پڑھے گا تو گناہ گار ہو گا اور نماز کا اعادہ بھی واجب ہے، سوال میں ذکر کی گئی روایت سے متعلق محدثین نے یہ جواب ارشاد فرمایا کہ یہ روایت دیگر روایات کے معارض ہے جس میں تاکید افرمایا کہ حضور ﷺ سفر میں دو رکعت ادا فرماتے تھے لہذا دار قطنی کی روایت قابل عمل نہیں۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”واما الجواب عن الحديث الثاني انه معارض بحديث اخرجه البخاری ومسلم عن حفص بن عاصم عن ابن عمر قال صحبت رسول الله عليه السلام في السفر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله ۔۔۔ واليه ذهب اكثر علماء السلف وفقهاء الامصار الى ان القصر واجب وهو قول عمر وعلى وابن عمر وجابر وابن عباس وروى ذلك عن عمر بن عبد العزيز والحسن وقتادة وقال حماد بن ابى سليمان يعيد من صلى فى السفر اربعا“ یعنی: اور دوسری حدیث سے متعلق جواب یہ ہے کہ وہ اس حدیث کے معارض ہے جسے امام بخاری و مسلم نے ذکر کیا حفص بن عاصم سے ابن عمر سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا حضور ﷺ دو رکعت پر اضافہ نہ فرماتے یہاں تک کہ حضور ﷺ کا وصال ہو گیا۔۔ اور اسی طرف اکثر علمائے سلف اور فقہا گئے کہ قصر واجب ہے اور یہ قول عمر، علی، ابن عمر، جابر، ابن عباس رضی اللہ عنھم کا ہے اور مروی ہے عمر بن عبد العزیز سے اور حسن اور قتادہ سے بھی اور حماد بن سلیمان نے کہا جو سفر میں چار پڑھے وہ اعادہ کرے۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد 5، صفحہ 57، مکتبۃ الرشد)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2623

سائل: انس مدنی

شکستہ حالی ایمان سے ہے

سوال: اس حدیث کی وضاحت کر دیں کہ شکستہ حالی ایمان سے ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی حدیث پاک کی وضاحت میں محدثین نے فرمایا کہ حدیث میں موجود لفظ "بذاذۃ" سے مراد لباس میں عاجزی اختیار کرنا اور لباس میں فخر کو ترک کرنا ہے اور مراد یہ ہے کہ معمولی لباس پہننے میں شرم نہیں ہونی چاہیے کبھی پہن بھی لینا چاہیے کہ یہ متقی مومن کی علامت ہے۔ ابو داؤد میں ہے: "فقال رسول اللہ ﷺ الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان" ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الترجل، جلد 4، صفحہ 75، حدیث 4161، المکتبۃ العصریۃ)

حاشیہ سندی میں ہے: "فی النہایۃ البذاذۃ الھیئۃ اراد التواضع فی اللباس وترک الافتخار بہ" ترجمہ: نہایہ میں ہے بذاذہ لباس میں عاجزی کی ہیئت اپنے اور اس کے ذریعے فخر کو ترک کرنے کا نام ہے۔ (حاشیہ سندی، کتاب الزھد، باب من لا یؤبہ لہ، جلد 2، صفحہ 528، دار الجیل)

شرح: "معمولی لباس پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے شرم و عار نہ ہونا کبھی پہن بھی لینا مؤمن متقی کی علامت ہے، ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے لباس پہننے کا عادی بن جانا کہ معمولی لباس پہنتے شرم آئے طریقہ متکبرین کا ہے۔ یہاں ایمان سے مراد کمالِ ایمان ہے۔" (مرآۃ المناجیح، لباس کا بیان، جلد 6، حدیث 4345)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2648

ڈکار آنے پر الحمد للہ پڑھنا

سائل: عبد المنعم خان

سوال: ڈکار آنے پر الحمد للہ کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ڈکار آنے پر الحمد للہ کہنے کی ترغیب حدیث پاک میں موجود ہے اور اس کی فضیلت میں آتا ہے کہ اس کی برکت سے ستر بیماریاں دور ہوں گی اور ان میں سب سے ہلکی کوڑھ ہے البتہ یاد رہے کہ ڈکار آئے تو آواز پست کرنے کا حکم بھی حدیث پاک میں موجود ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: "من عطس او تجشا فقال الحمد للہ علی کل حال من الحال دفع عنه بها سبعون داء اهونها الجذام" ترجمہ: جس کو چھینک آئی یا ڈکار لی پر اس نے کہا الحمد للہ علی کل حال من الحال تو اس کی برکت سے اس سے ستر بیماریاں دور ہوں گی اور ان میں ہلکی جذام ہے۔

(تخریج احادیث احیاء علوم الدین، ربع العادات، کتاب الاداب، جلد 3، صفحہ 1201، دار العاصمہ للنشر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 صفر المظفر 1447ھ / 18 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2650

پڑوسی شر سے محفوظ نہ ہو

سائل: مہوش عطاریہ

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے کہ وہ مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے محفوظ نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس طرح کی حدیث کئی کتابوں میں موجود ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے محفوظ نہیں۔ چنانچہ بخاری میں ہے: "واللہ لایؤمن واللہ لاھؤمن واللہ لایؤمن قیل من یا رسول اللہ... قال الذی لایامن جارہ بوائقہ" ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، عرض کی گئی کون یارسول؟ ارشاد فرمایا: وہ جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے امن میں نہیں۔

(بخاری، کتاب الادب، باب اثمن من لایامن جارہ بوایقہ، حدیث 6016، دار طوق النجاۃ)

شرح: "وھذا الحدیث شدید فی الحض علی ترک أذی الجار، الاتری أنه علیه السلام أکد ذلک بقسمه ثلاث مرات أنه لاؤمن من لایؤمن جارہ بوائقه، ومعناہ أنه لایؤمن الإیمان الکامل، ولا یبلغ أعلی درجاته من کان بھذہ الصفة، فینبغی لکل مؤمن أن یحذر أذی جارہ ویرغب أن یکون فی أعلی درجات الإیمان" ترجمہ: یہ حدیث پڑوسی کو تکلیف نہ دینے پر سختی سے ابھارتی ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضور علیہ السلام نے تین بار قسم ارشاد فرما کر اس کو مؤکد فرمایا کہ وہ شخص مؤمن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص کامل ایمان والا نہیں اور نہ ہی وہ ایمان کے اعلیٰ درجے کو پہنچ سکتا ہے جس میں یہ صفت ہو، لہٰذا ہر مؤمن پر لازم ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف دینے سے بچے اور اس بات میں رغبت رکھے کہ وہ ایمان کے اعلی درجات میں شامل ہو۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب لا تحقرن جارۃ لجارھا، جلد 9، صفحہ 222، مکتبۃ الرشد)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

23 صفر المظفر 1447ھ / 18 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2642

حسنین کریمین بھی جنتی نوجوانوں کے سردار اور شیخین بھی

سائل: غلام محمد

سوال: حسنین کریمین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور ایک روایت کے مطابق حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنھما ادھیڑ عمر والوں کے سردار تو جنت میں تو سب جوان ہوں گے پھر ان دونوں احادیث کا کیا مطلب؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام حسن و حسین رضی اللہ عنھما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں یعنی دنیا میں جو جوانی میں انتقال کر گئے اور وہ جنتی تھے اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما ادھیڑ عمر والوں کے یعنی جو دنیا میں ادھیڑ عمر میں انتقال کر گئے اور وہ جنتی تھے اور دوسرا یہ کہ شیخین اور حسنین کی سرداری کی کیفیت میں بھی فرق ہو گا۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "الکھول عند الموت اذ لیس فی الجنة کھول فاعتبر ما کانوا علیه عند فراق الدنیا" ترجمہ: انتقال کے وقت ادھیڑ پن مراد ہے کیونکہ جنت میں ادھیڑ پن نہیں تو دنیا سے جدائی کے وقت وہ جس حالت میں ہوں گے اس کا اعتبار کیا"

(التیسیر، الجزا، حرف الھمزۃ، جلد1، صفحہ 18، مکتبۃ الامام الشافعی)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ان حضرات کی یہ سرداری حضرات حسنین کریمین کی سرداری کے خلاف نہیں کیونکہ دونوں سرداریوں کی نوعیتیں مختلف ہیں۔ ضلع کا افسر اعلیٰ ڈپٹی کمشنر بھی ہوتا ہے اور ایس پی بھی مگر الگ الگ نوعیتوں سے۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد8، حدیث6059)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2641

جمعہ کے دن سب سے پہلے آنے کی فضیلت کا وقت

سائل: ذیشان علی

سوال: جمعہ کے دن سب سے پہلے مسجد میں آنے والے کی جو فضیلت ہے کہ اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے تو اس کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جمعہ کے دن جو سب سے پہلے مسجد آئے تو فرشتے آنے والے کا نام لکھتے ہیں اور اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے؛ صحیح قول کے مطابق فرشتے سورج ڈھلنے یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے یہ نام لکھنا شروع کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کا وقت بھی اسی وقت شروع ہوتا ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یہ فرشتے مخصوص ہیں جن کی ڈیوٹی جمعہ کو لگتی ہے، اعمال لکھنے والے نہیں، بعض نے فرمایا کہ جمعہ کی طلوع فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اسی وقت سے وقت جمعہ شروع ہوتا ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد2، حدیث1384)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2700

سفر میں مرنے والا شہید

سائل: دانیال میمن

سوال: کیا سفر میں مرنے والا حکمی شہید ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حدیث مبارکہ میں سفر میں آنے والی موت کو شہادت قرار دیا ہے لیکن یہ شہادت حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے یعنی شہادت کا ثواب ملے گا مگر احکام اور مرتبہ میں حقیقی شہید جیسا نہیں۔ ابن ماجہ میں ہے: "قال رسول اللہ ﷺ موت غربۃ شھادۃ" ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

(ابن ماجہ، حدیث 1613، دار احیاء الکتب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 ربیع الاول 1447ھ / 23 ستمبر 2025ء

طہارت

فتوی نمبر:2618

غسل کے بعد عورت سے منی کا خروج

سائل:ام حاشر

سوال: صحبت کے بعد عورت نے غسل کر لیا پھر اس کی شرمگاہ سے مرد کی منی کا خروج ہوا تو اب کیا اس کو دوبارہ غسل کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر صحبت کے بعد عورت نے غسل کر لیا اور پھر اس کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اب اس پر غسل فرض نہیں البتہ وضو تھا تو ٹوٹ جائے گا۔عالمگیری میں ہے:"اذا اغتسلت بعد ما جامعها زوجها ثم خرج منها منی الزوج فعليها الوضؤ دون الغسل "یعنی: شوہر نے اپنی بیوی سے صحبت کی اس کے بعد بیوی نے غسل کیا پھر عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی خارج ہوئی تو عورت پر وضو ہے غسل فرض نہیں۔

(عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، جلد 1، صفحہ 14)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ /04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2643

مگرمچھ کا جھوٹا

سائل: غلام محی الدین

سوال: مگرمچھ کے جھوٹے کا کیا حکم ہے اگر اس کو شکار کر لیا جائے پھر وہ پانی میں منہ ڈالے تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پانی میں رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہوتا ہے چاہے اس کی پیدائش پانی میں ہوئی ہو یا نہیں، مگرمچھ چونکہ پانی میں رہنے والا جانور ہے لہذا اس کا جھوٹا پاک ہے چاہے اس کو شکار کر لیا گیا ہو۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔ "

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 343)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2654

زخم سے تھوڑا تھوڑا خون نکلا تو کب ناپاک ہوگا

سائل: ظہور مدنی

سوال: زخم سے تھوڑا تھوڑا خون نکلا تو کتنی مقدار میں جا کر یہ ناپاک شمار ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انسان کے بدن سے نکلنے والی ایسی چیز جو وضو کو توڑ دے وہ نجاست غلیظہ ہے، جو خون چمکے مگر بہنے کی مقدار نہ ہو وہ پاک ہے لیکن خون اگر ایک ہی مجلس میں تھوڑا تھوڑا نکلے تو غور کرے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو بہنے کی مقدار ہوتا یا نہیں، اگر ہو تو یہ وضو کو توڑ دے گا اور چونکہ مجلس واحد کا نکلا ہوا ایک بار نکلے ہوئے کی طرح ہے اس لئے یہ سارا کا سارا ناپاک شمار ہوگا۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "خون یا ریم اُبھرا اور ڈھلکنے کے قابل نہ تھا اُسے کپڑے سے پونچھ لیا، دیر دیر کے بعد بار بار ایسا ہی ہوا وضو نہ جائے گا اور کپڑا پاک رہا، ہاں اگر ایک ہی جلسے میں بار بار اُبھرا اور پونچھ لیا اور چھوڑ دیتے تو سب مل کر ڈھلک جاتا تو وضو نہ رہا اور وہ ناپاک ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 371)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2659

ریح پاک مگر ناقض وضو

سائل: عبد الماجد

سوال: آپ نے ایک فتوی میں لکھا تھا کہ انسان کے بدن سے نکلنے والی چیز جو وضو یا غسل کو واجب کر دے وہ نجاست غلیظہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو نجاست غلیظہ نہیں وہ ناقض وضو بھی نہیں لیکن ریح سے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ وہ نجس نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس مسئلہ میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ ناپاک بھی نہیں، جیسے وہ خون جو نکل کر چکا مگر بہا نہیں، لیکن اس قاعدے کا مکمل الٹ قاعدہ نہیں یعنی ایسا نہیں جو نجس نہ ہو اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے، اسی وجہ سے ریح سوال میں ذکر کیے گئے قاعدے میں داخل نہیں کہ ریح نجس نہیں مگر وضو کو توڑنے والی ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”عوارض مکلف میں ادھر سے کلیہ ہے کہ جو حدث نہیں نجس نہیں اور اس کا عکس کلی نہیں کہ جو نجس نہ ہو حدث بھی نہ ہو، نیند جنون بیہوشی کو نجس نہیں کہہ سکتے اور ناقض وضو ہیں، اور سب سے بہتر مثال ریح ہے کہ صحیح و معتمد مذہب پر طاہر ہے اور بالاجماع حدث ہے“

(فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 351)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 صفر المظفر 1447ھ / 24 اگست 2025ء

نماز

فتوی نمبر: 2602

صلوۃ التسبیح کی تسبیحات کو تبدیل کر دینا

سائل: اعجاز مدنی

سوال: ایک شخص صلوۃ التسبیح کی ترتیب اور مقدار کے مطابق نماز پڑھتا ہے مگر وہ تسبیحات کی جگہ ناد علی پڑھتا ہے اور اس کو صلوۃ الحیدر کا نماز دیتا ہے تو اس کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صلوۃ التسبیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا طریقہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود بیان فرمایا ہے، اس کی ترتیب، مقدار اور تسبیحات توقیفی ہیں لہذا صلوۃ التسبیح کی جگہ یوں نماز پڑھنا اور اسے صلوۃ الحیدر کا نام دینا ثابت نہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”جو کوئی دین میں ایسی عمل ایجاد کرے جو دین یعنی کتاب وسنت کے مخالف ہوں جس سے سنت اٹھ جاتی ہو وہ ایجاد کرنے والا بھی مردود ایسے عمل بھی باطل جیسے اردو میں خطبہ و نماز پڑھنا، فارسی میں اذان دینا وغیرہ۔“

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، ایمان کا بیان، باب قرآن وسنت مضبوطی سے پکڑنا، حدیث 140)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 محرم الحرام 1447ھ / 26 جولائی 2025ء

فتوی نمبر: 2609

مولٹی فوم پر نماز

سائل: غلام مصطفی

سوال: جو شخص کرسی پر نماز پڑھتا ہے کیا وہ مولٹی فوم پر نماز پڑھ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس شخص سے شرعا سجدہ حقیقی ساقط ہو جائے یعنی وہ سجدہ پر قادر نہ رہے اب وہ اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے اور اشارے سے نماز میں زمین پر پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ کرسی پر بھی پڑھ سکتا ہے، تخت پر بھی پڑھ سکتا ہے اور مولٹی فوم پر بھی پڑھ سکتا ہے کیونکہ اشارے سے نماز میں کسی سخت چیز پر بیٹھنا شرط نہیں۔ مفتی فضیل صاحب لکھتے ہیں: "رکوع و سجود دونوں پر قدرت نہ ہو یا صرف سجدے پر قادر نہ ہو تو اگرچہ کھڑا ہو سکتا ہو اس سے اصلاً قیام ساقط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں مریض بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اس کے لئے افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے اور ایسا مریض اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کی بھی گنجائش ہے کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے رکوع و سجود بھی اشارہ سے بآسانی کئے جاسکتے ہیں، یوں پوری نماز بیٹھے بیٹھے ادا ہو جائے گی، پہلی صورت کی طرح بے جا دِقتوں اور فسادِ نماز وغیرہ کا اندیشہ اس صورت میں نہیں ہوتا۔"

(کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، صفحہ 8، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1447ھ / 03 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2610

بھول کر دوسری پر سلام پھیرا

سائل: عبد النبی

سوال: میں ظہر کی چار سنتیں پڑھ رہا تھا دوسری پر التحیات پڑھ کر کھڑا ہونا تھا لیکن میں نے لفظ السلام کہا گردن پھیری مگر فورا کھڑا ہو گیا اور میں نے سجدہ سہو نہیں کیا کیونکہ تین تسبیح کی مقدار وقت نہیں گزرا تھا تو کیا نماز ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں سجدہ سہو واجب تھا؛ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی، وجہ یہ ہے کہ اس موقع پر نبی پاک ﷺ نے سجدہ سہو کیا تھا۔ بحر الرائق میں ہے: "﴿وان توهم مصلی الظهر انه اتمها فسلم ثم علم انه صلی رکعتين اتمها وسجد للسهو﴾ لانه عليه السلام فعل كذلك فی حديث ذی اليدين ولان السلام ساهيا لا يبطل لكونه دعاء من وجه" یعنی: ظہر کی نماز پڑھنے والے کو گمان ہوا کہ اس نے نماز مکمل کر لی تو اس نے سلام پھیر دیا پھر اسے معلوم ہوا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز مکمل کرلے اور سجدہ سہو کرے اس لئے کہ حدیث ذوالیدین میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا اور اس لئے کہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی اس کے ایک اعتبار سے دعا ہونے کی وجہ سے۔

(بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ 120، دار الکتاب الاسلامی)

وقار الفتاوی میں سوال ہوا کہ اگر چار رکعت والی نماز میں دو پر سلام پھیرتے ہی فورا یاد آجائے تو کیا کرنا چاہیے۔۔ نیز سلام اگر ایک طرف ہی پھیر اجائے تو کیا حکم ہے؟ تو جوابا ارشاد فرمایا: "جب تک کوئی منافی صلوۃ فعل نہ کیا ہو تو بقیہ نماز پوری کرلے اور آخر میں سجدہ سہو کرے از سر نو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ایک جانب سلام میں بھی یہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔"

(وقار الفتاوی، کتاب الصلوۃ، سلام کا بیان، جلد2، صفحہ 119، بزم وقار الدین)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2613

آٹھ دن کام کرنے مری جائیں تو نماز

سائل: حامد رضا

سوال: میرے والد صاحب اٹک سے مری کام کرنے جاتے ہیں 8 دن مری میں رہتے ہیں اور 2 سے 4 دن گھر ہوتے ہیں تو نماز کون سی پڑھیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کے والد صاحب مری میں قصر پڑھیں گے اور اپنے گھر اگرچہ ایک گھنٹے کے لئے آئیں پوری نماز پڑھیں گے کیونکہ اٹک ان کا وطن اصلی ہے اور وطن اصلی میں آکر بندہ مقیم ہو جاتا ہے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "﴿وإذا دخل المسافر مصرہ أتم الصلاۃ وإن لم ینو المقام فیه﴾ سواء دخله بنیة الاجتیاز أو دخله لقضاء حاجة، لأن مصرہ متعین للإقامة فلا یحتاج إلی نیة" یعنی: اور مسافر جب اپنے شہر میں داخل ہو گیا تو نماز پوری پڑھے گا اگرچہ اس میں اقامت کی نیت نہ کی ہو، برابر ہے کہ وہاں گزرنے کی نیت سے داخل ہوا ہو یا پھر کسی حاجت کو پورا کرنے کے لئے داخل ہوا ہو اس لئے کہ اس کا شہر متعین ہے اقامت کے لئے، لہذا نیت کی حاجت نہیں۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد 1، صفحہ 87، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2637

لنگی پہننا اور اس میں نماز پڑھنا

سائل: غلام سرور

سوال: لنگی پہننا اور اس میں نماز پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

لنگی اگر اتنی باریک نہ ہو جس میں ستر کی رنگت چمکے اور بے پردگی نہ ہو تو پہننا اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے: ”مرد کو ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض ہے۔ لہٰذا اتنی باریک دھوتی یا لنگی پہن کر نماز پڑھی کہ جس سے بدن کی رنگت چمکتی ہے تو نماز بالکل نہیں ہوئی، اور بعض لوگ جو دھوتی اور لنگی کے نیچے جانگھیا پہنتے ہیں تو اس سے ران کا کچھ حصہ تو چھپ جاتا ہے مگر پورا گھٹنا اور ران کا کچھ حصہ باریک دھوتی اور لنگی کے نیچے سے جھلکتا ہے تو اس صورت میں بھی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ گھٹنے کا چھپانا بھی فرض ہے۔“ (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 234، شبیر برادز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2630

مسافر امام اور مقیم مقتدی

سائل: مظہر حسین

سوال: امام اگر مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو کیا امام اعلان کرے گا کہ میں مسافر ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام اگر مسافر ہے تو وہ نماز سے پہلے اعلان کر دے کہ میں مسافر ہوں بلکہ سلام پھیرنے کے بعد بھی اعلان کر دے تا کہ جو پہلے موجود نہیں تھے ان کو بھی پتا چل جائے، پھر مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کرلیں۔ در مختار میں ہے: "ینبغی أن یخبرھم قبل شروعه وإلا فبعد سلامه ﴿أن یقول﴾ بعد التسلیمتین فی الأصح أتموا صلاتکم فإنی مسافر ﴿ لدفع توھم أنه سھا" یعنی: مناسب یہ ہے کہ مسافر امام نماز شروع کرنے سے پہلے لوگوں کو بتادے کہ وہ مسافر ہے ورنہ سلام پھیرنے کے بعد بتا دے اصح قول کے مطابق دونوں سلام کے بعد وہ کہے میں مسافر ہوں آپ لوگ اپنی نماز مکمل کرلیں لوگوں کا یہ وہم دور کرنے کے لئے کہ امام کو سہو ہوا ہے۔ (در مختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، صفحہ 106، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 صفر المظفر 1447ھ / 12 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2629

دو وطن اصلی

سائل: اسماعیل شاہ ضیائی

سوال: کیا وطن اصلی ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی شخص کے ایک سے زیادہ وطن اصلی ہو سکتے ہیں، مثلا اگر کسی شخص نے دو مقامات پر شادی کی اور دونوں جگہ اس کے اہل ہیں تو دونوں اس کے لئے وطن اصلی ہیں، اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی دوسری جگہ کو اپنا وطن بنالیا اور پہلے وطن اصلی کو ترک نہیں کیا تو دونوں وطن اصلی ہوں گے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 751)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 صفر المظفر 1447ھ / 12 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2639

امام کا سلام پھیر کر مڑنا

سائل: شاہزیب اسلم

سوال: سلام پھیرنے کے بعد امام صاحبان دائیں طرف کیوں مڑ جاتے ہیں بغیر مڑے دعا نہیں کر سکتے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سلام پھیرنے کے بعد امام کا مڑ جانا سنت ہے، چاہے سیدھی طرف مڑے یا دوسری طرف بلکہ مقتدیوں کی طرف بھی رخ کر سکتا ہے جبکہ کوئی اس کی سیدھ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو، مقتدیوں کی طرف پیٹھ کیے رہنا خلاف سنت و مکروہ ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بعد سلام قبلہ رُو بیٹھا رہنا ہر نماز میں مکروہ ہے وہ شمال و جنوب و مشرق میں مختار ہے مگر جب کوئی مسبوق اس کے محاذات میں اگرچہ اخیر صف میں نماز پڑھ رہا ہو تو مشرق یعنی جانبِ مقتدیان منہ نہ کرے، بہر حال پھرنا مطلوب ہے اگر نہ پھرا اور قبلہ رُو بیٹھا رہا تو مبتلائے کراہت و تارک سنّت ہو گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 204،203)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ /14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2634

سجدہ سہو کیے بغیر سلام پھیرنے لگے تو لقمہ دینا

سائل: غلام رسول

سوال: امام پر سجدہ سہو واجب تھا مگر وہ بھول گیا اور دوسری طرف سلام پھیرنے ہی لگے تھے کہ مقتدی نے لقمہ دیا پھر امام نے سجدہ سہو کیا تو کیا نماز ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

معلوم کی گئی صورت میں نماز ہو گئی۔ تفصیل یہ ہے کہ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور کرنا بھول گئے تو جب تک حرمت نماز میں ہو سجدہ سہو کیا جا سکتا ہے اور ایک طرف سلام پھیرنے سے نماز سے باہر بھی نہیں ہوتا لہذا مقتدی نے اپنے امام کو ہی لقمہ دیا اور چونکہ سلام پھیرتے وقت لقمہ دینے کی حاجت متحقق ہو گئی کہ اگر نہ دیا تو کہیں امام کلام وغیرہ کر کے حرمت نماز سے باہر نہ آجائے ورنہ سجدہ سہو کفایت نہیں کرے گا۔ شامی میں ہے: "ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء "یعنی: سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا چاہے جان کر کرے مگر یہ کہ جب ایسا کام کرے جو بنا سے مانع ہو۔

(شامی، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد 2، صفحہ 91 دار الفکر)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جب واقع میں سہو نہ تھا دہنا سلام کہ امام نے پھیرا ختم نماز کا موجب ہوا" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 186)

مفتی ہاشم صاحب قعدہ اولی میں تاخیر کرنے والے امام کو لقمہ دینے سے متعلق لکھتے ہیں: "ہاں جس وقت سلام شروع کرتا اس وقت حاجت متحقق ہوئی اور مقتدی کو بتانا چاہیے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل و فساد کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کر چکا، عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز اس سے واقع ہو جائے" (احکام لقمہ مع لقمہ کا احادیث سے ثبوت، صفحہ 37، مکتبہ بہار شریعت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 صفر المظفر 1447ھ / 13 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2653

جمعہ کو زوال کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر

سائل: عبد الصمد

سوال: میری جمعہ کو 3 بجے کی فلائٹ ہے اگر میں ظہر پڑھ لوں اور جمعہ نہ پڑھوں تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جمعہ کے دن زوال کے بعد جمعہ ادا کیے بغیر سفر پر نکلنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے، آپ کے پاس اتنا وقت ہو گا کہ اول وقت میں کسی جگہ جمعہ کی ادائیگی کر کے وقت پر ایئرپورٹ پہنچ جائیں لہذا جمعہ ادا کیے بغیر؛ ظہر پڑھ کر نکلنا گناہ ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر اسے شہر ہی میں وقت جمعہ ہو جاتا ہے اس کے بعد بے پڑھے چلا جاتا ہے، تو ضرور گناہ گار ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 459)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2697

امام پانچویں کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی

سائل: اشفاق احمد

سوال: چار رکعت والی نماز میں امام پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چار رکعت والی نماز میں اگر امام پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو لقمہ دیں، اگر امام لقمہ دینے پر بھی واپس نہ آیا یا کسی نے لقمہ نہ دیا تو اگر اس نے قعدہ اخیرہ کیا تو مقتدی اس کا انتظار کریں، اگر پانچویں کا سجدہ کرنے سے پہلے واپس آگیا تو مقتدی اس کے ساتھ سجدہ سہو کر کے سلام پھیریں اور اگر اس نے پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لیں۔ اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اگرچہ مقتدی تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیں۔ بہار شریعت میں ہے: "پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 593)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ربیع الاول 1447ھ / 22 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2698

جس کا ذہنی توازن خراب ہو اس کے جنازے میں دعا

سائل: محمد سلیم

سوال: جس بالغ کا ذہنی توازن خراب ہو مگر وہ پاگلوں کی طرح گالیاں نہ دیتا ہو نہ مارتا ہو اس کے جنازے میں دعا کون سی پڑھی جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی کو کوئی ذہنی عارضہ لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ بچوں کی طرح حرکتیں کرتا ہو مگر پاگلوں کی طرح مارتا نہ ہو، گالیاں نہ دیتا ہو اس کا حکم سمجھ دار نابالغ کی طرح ہے لہذا اس کے جنازے میں نابالغ والی دعا پڑھی جائے گی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "معتوہ بوہرا جس کی عقل ٹھیک نہ ہو، تدبیر مختل ہو، کبھی عاقلوں کی سی بات کرے، کبھی پاگلوں کی، مگر مجنون کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا گالیاں دیتا، اینٹیں پھینکتا نہ ہو، وہ تمام احکام میں صبی عاقل کی مثل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ 529)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 ربیع الاول 1447ھ / 23 ستمبر 2025ء

زکوٰۃ

فتوی نمبر: 2601

ایڈوانس زکوۃ دینے کے بعد سال کے اختتام پر حساب

سائل: عبد العزیز

سوال: اگر کسی نے ایڈوانس زکوۃ دی تو جب اس کے نصاب کا سال پورا ہو گا تو وہ حساب کیسے کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پیشگی (ایڈوانس) زکوۃ ادا کرنا جائز ہے البتہ جب کسی کے نصاب کا سال پورا ہو گا تو اس وقت اس کی ملکیت میں جو ہو گا وہ اس کا حساب کرے گا، سال کے درمیان جو آیا گیا اس کا حساب نہیں اسی طرح جو رقم ایڈوانس زکوۃ میں دے چکا اس کو بھی نصاب میں شامل نہیں کرے گا، اب اگر حساب کرنے پر اس کی کچھ زکوۃ باقی رہتی ہے تو فورا ادا کر دے اور اگر ایڈوانس میں زیادہ نکال چکا تھا تو اس کو اگلے سال میں شمار کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کے پاس 5 لاکھ روپے اور 1 تولہ سونا تھا اور اس کا سال محرم میں پورا ہوتا ہے اور رمضان میں اس نے ایڈوانس زکوۃ ادا کر دی، اب محرم میں سونے کا ریٹ رمضان سے بڑھا ہوا تھا تو اب وہ جتنی رقم باقی ہے اس کا اور سونے کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے زکوۃ لگائے گا، اگر زکوۃ کم ادا کی تھی تو اب باقی فورا ادا کرے، اسی طرح بالفرض آدھا تولہ سونا شوال میں بیچ دیا اب محرم میں جب حساب کیا تو زکوۃ زیادہ ادا کر چکا تھا تو اب اس کو اگلے سال میں شمار کر لے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مالک نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکاۃ دے سکتا ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکاۃ میں دیتا رہے، ختم سال پر حساب کرے، اگر زکاۃ پوری ہو گئی فبہا اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دیدے، تاخیر جائز نہیں کہ نہ اُس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے، بلکہ جو کچھ باقی ہے کُل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مُجرا کر دے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 891)

محیط برہانی میں ہے: "ولو کان عند رجل اربعمائۃ درھم فظن ان عندہ خمسمائۃ درھم فادی زکاۃ خمسمائۃ درھم ثم ظھر ان عندہ اربعمائۃ فلہ ان یحتسب الزیادۃ للسنۃ الثانیۃ" یعنی: اگر کسی کے پاس چار سو درہم تھے پھر اس کو گمان ہوا کہ اس کے پاس پانچ سو درھم ہیں تو اس نے پانچ سو درہم کی زکوۃ ادا کی پھر پتا چلا کہ اس کے پاس چار سو درہم ہیں تو اس کے لئے جائز ہے کہ اضافی کو اگلے سال میں شمار کر لے۔ (محیط برہانی، کتاب الزکاۃ، الفصل العاشر، جلد 2، صفحہ 293، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 محرم الحرام 1447ھ / 26 جولائی 2025ء

حج/عمرہ

فتوی نمبر: 2679

احرام میں ہاتھ پر پٹی

سائل: سمیع اللہ

سوال: میں حالت احرام میں ہوں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر چوٹ آئی ہے اور ہاتھ پر پٹی لگانے کی ضرورت ہے میرے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حالت احرام میں ضرورت کی بنا پر ان اعضا پر پٹی باندھنا جن کا احرام میں کھلا رکھنا واجب نہیں جائز ہے اور کوئی کفارہ لازم نہیں۔ فتاوی حج و عمرہ میں ہے: "جن اعضا کا احرام میں کھلا رکھنا واجب ہے ان کے علاوہ دیگر اعضا پر کسی عذر کی بنا پر پٹی وغیرہ باندھنا جائز ہے۔"

(فتاوی حج و عمرہ، جلد 1، صفحہ 28)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 ربیع الاول 1447ھ / 08 ستمبر 2025ء

نکاح / طلاق / ظہار

فتوی نمبر: 2614

غیر مسلم مرد اسلام لے آیا تو نکاح

سائل: عبد المالک مدنی

سوال: ایک عیسائی مرد مسلمان ہو گیا اس نے اپنی بیوی پر جو کہ عیسائی ہے بارہا اسلام پیش کیا مگر وہ اسلام نہیں لاتی تو اب ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر غیر مسلم مرد اسلام لے آئے تو حکم یہ ہے کہ اپنی بیوی پر بھی اسلام پیش کرے، اگر وہ اسلام لے آئے تو سابقہ نکاح باقی رہے گا اور اگر وہ اسلام نہ لائے تو ان دونوں میں جدائی کروادی جائے گی۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان ہو گئی فبہا ورنہ تفریق کر دیں۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 32)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2622

نکاح کے وقت لڑکی کے نام میں غلطی

سائل: شاکر انیس

سوال: نکاح کے وقت میری بیوی کا نام اور اس کے والد کا نام غلط لے لیا گیا یعنی ثانیہ کی جگہ ثنا اور عبید کی جگہ عابد لیا گیا تو نکاح پر کوئی فرق تو نہیں پڑا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر نکاح کے وقت لڑکی مجلس نکاح میں موجود نہیں تھی اور اس کا نام غلط لیا گیا تو یہ نکاح نہیں ہوا کیونکہ جب لڑکی اس مجلس میں حاضر نہ ہو اور گواہوں کو معلوم ہو کہ مراد وہی عورت ہے تو کم از کم اس کا نام درست لینا شرط ہے۔ شامی میں ہے: "لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمھا واسم ابیھا وجدھا وتقدم انہ اذا عرفھا الشھود یکفی ذکر اسمھا فقط" یعنی: اس لئے کہ لڑکی موجود نہ ہو تو اس کا اس کے والد اور دادا کا نام ذکر کرنا شرط ہے اور یہ بات گزر چکی کہ گواہ اس لڑکی کو پہنچاتے ہوں تو صرف اس لڑکی کا نام ذکر کرنا کافی ہے۔ (شامی، کتاب النکاح، جلد 3، صفحہ 26، دار الفکر)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اور اگر وہ عورت مجلس میں موجود نہیں اور اس کی آواز بھی سنی نہیں جا سکتی اس کی طرف سے اس کا نکاح وکیل کر رہا ہو تو اگر گواہ اس عورت کو جانتے ہیں تو نکاح میں عورت کا نام ذکر کر دینا کافی ہے جبکہ گواہوں کو علم ہو کہ وکیل کی مراد وہی عورت ہے۔ اور اگر گواہ اس کو نہ پہچانتے ہوں تو عورت، اس کے والد اور دادا کا نام ذکر کرنا ضروری ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 114)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2658

موبائل واپس نہ کیا تو فارغ

سائل: ثناء اللہ

سوال: ایک عورت شوہر کی اجازت کے بغیر موبائل لے آئی تو شوہر نے کہا کہ اگر تو نے دو دن کے اندر موبائل واپس نہ کیا تو فارغ ہے دو دن گزر گئے اب کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں اگر مرد نے طلاق کی نیت سے یہ جملہ کہا تھا تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ تفصیل یہ ہے کہ سوال میں ذکر کی گئی صورت تعلیق طلاق کی ہے اور الفاظ چونکہ کنایہ کے ہیں اس لئے طلاق کی نیت ہونا ضروری ہے، شوہر نے طلاق کی نیت کے ساتھ دو دن کے اندر موبائل واپس نہ کرنے کے ساتھ معلق کیا، جب بیوی نے موبائل واپس نہ کیا تو طلاق واقع ہو گئی، اگر شوہر نے اس سے پہلے دو طلاقیں نہیں دیں تو اب نئے نکاح کے ساتھ دونوں دوبارہ ساتھ رہ سکیں گے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 129)

کنز الدقائق میں ہے: "انما یصح فی الملک کقولہ لمنکوحتہ ان زرت فانت طالق۔ فیقع بعدہ" یعنی: تعلیق ملکیت میں صحیح ہوتی ہے جیسا کہ اپنی زوجہ کو کہنا کہ اگر تو گئی تو تجھے طلاق تو جانے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی۔

(کنز الدقائق، کتاب الطلاق، باب التعلیق، صفحہ 283، دار البشائر الاسلامیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2661

اگر تمہیں ہاتھ لگایا تو اپنی بہن کو ہاتھ لگایا

سائل: محمد سعید

سوال: میرے دوست نے اپنی بیوی سے کہا آج کے بعد اگر میں تمہیں ہاتھ لگاؤں تو ایسا سمجھوں گا کہ میں نے اپنی بہن کو ہاتھ لگایا شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر اس شخص کی نیت یہ تھی کہ جس طرح میری بہن مجھ پر حرام ہے اسی طرح تجھے بھی حرام سمجھوں گا تو یہ تعلیق ظہار کی صورت ہے، لہذا اس نے اگر اپنی بیوی کو ہاتھ لگایا تو ظہار ہو جائے گا۔ ظہار کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زوجہ کو اپنی محارم کے ساتھ تشبیہ دے۔ ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا نہ ہی شہوت کے ساتھ چھو سکتا ہے۔ عنایہ میں ہے: "وفی اصطلاح الفقهاء: تشبيه المنكوحة بالمحرمة على سبيل التأبيد اتفاقا بنسب أو رضاع أو مصاهرة" ترجمہ: فقہاء کی اصطلاح میں ظہار یہ ہے کہ اپنی منکوحہ کو ان محارم رشتوں سے تشبیہ دے جن سے نکاح کرنا حرمت مؤبدہ کے ساتھ حرام ہے چاہے نسب کی وجہ سے ہو یا رضاعت یا مصاہرت کی وجہ سے۔ (عنایہ شرح ھدایہ، کتاب الطلاق، باب الظھار، جلد 4، صفحہ 246، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

عالمگیری میں ہے: "يصح ظهار زوجته تعليقا بان قال ان دخلت الدار او ان كلمت فلانا فانت على كظهر امی" یعنی: بطور تعلیق بھی اپنی بیوی کے ساتھ ظہار صحیح ہے جیسا کہ کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی یا فلاں سے بات کی تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ (عالمگیری، الباب التاسع فی الظہار، جلد 1، صفحہ 509، دار الفکر بیروت)

در مختار میں ہے: "فيحرم عليه وطؤها عليه ودواعيه حتى يكفر" یعنی: تو اس پر اپنی بیوی سے صحبت کرنا اور شہوت کے ساتھ اس کو چھونا وغیرہ حرام ہو جاتا ہے جب تک کفارہ ادا نہ کرے۔ (در مختار، کتاب الطلاق، باب الظہار، صفحہ 238، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 صفر المظفر 1447ھ / 24 اگست 2025ء

وقف/ مسجد/چندہ

فتوی نمبر: 2606

گھر کے ملازم کو مسجد میں سلانا

سائل: عبد اللہ

سوال: ایک شخص نے مسجد انتظامیہ سے کہا کہ ان کے گھر کے ملازم کو رات مسجد میں سونے کی اجازت دی جائے کیونکہ گھر میں انتظام نہیں تو کیا مسجد میں اس طرح کسی کو سونے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد میں معتکف کے علاوہ کسی کو سونے کی اجازت نہیں لہذا گھر کے ملازم کو مسجد میں نہیں سلا سکتے، انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ منع کر دے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "صحیح راجح یہ ہے کہ معتکف کے سوا کسی کو مسجد میں سونے کی اجازت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 449)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1447ھ / 03 اگست 2025ء

فتویٰ نمبر: 2646

فنائے مسجد میں دکانیں بنا کر کرایہ پر دینا

سائل: غلام رضا

سوال: اگر مسجد کی کمیٹی نے فنائے مسجد میں دکانیں بنا کر کرایہ پر دے دی ہوں تو اب کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فنائے مسجد میں بھی دکانیں بنانا اور اسے کرایہ پر دینا حرام ہے، انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ دکانیں فوراً خالی کرائیں اور اگر اسی کو باقی رکھ کر مصالح مسجد میں استعمال ہو سکتی ہوں تو کریں مثلاً وضو خانہ یا امام کا ہجرہ وغیرہ بنالیا جائے۔ بحر الرائق میں ہے: "لا یجوز لقیم المسجد ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فنائه "یعنی: مسجد کے منتظم کے لئے جائز نہیں کہ مسجد کی حد یا اس کی فنا میں دکانیں بنائے۔ (البحر الرائق، جلد 5، صفحہ 269، دار الکتاب الاسلامی)

فتاویٰ نوریہ میں ہے: "مسجد میں دکانیں بنانا، کرائے پر دینا مسجد کی بے حرمتی واہانت ہے جو شرعاً حرام اور سخت حرام ہے"

(فتاویٰ نوریہ، جلد 1، کتاب الوقف، صفحہ 140)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 صفر المظفر 1447ھ / 18 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2651

صدقہ واجبہ اور نافلہ ملانا

سائل: مقصود احمد

سوال: متعین کیے بغیر صدقہ واجبہ اور نافلہ ملا دینا کیسا جبکہ یہ معلوم ہو کہ دونوں کی تعداد کتنی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر صدقہ واجبہ اور نافلہ کی مقدار معلوم ہو تو چونکہ ہمارے ہاں ملا دینے کا عرف ہے اس لئے ملانا جائز ہے لیکن بلا حاجت ملانے سے بچنے میں عافیت ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر مؤکلوں نے صراحتہً ملانے کی اجازت نہ دی مگر عرف ایسا جاری ہو گیا کہ وکیل ملا دیا کرتے ہیں تو یہ بھی اجازت سمجھی جائے گی، جب کہ مؤکل اس عرف سے واقف ہو" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 888)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2684

امام کا مسجد میں کاروباری چیزیں رکھنا

سائل: ڈاکٹر سلمان

سوال: امام کا کاروبار کرنا کیسا اور اپنے کاروبار کی چیزیں مسجد کے تہ خانہ میں رکھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام کا اجارہ کے اوقات کے علاوہ جائز کاروبار کرنا حلال ہے لیکن سامان مسجد کے تہ خانہ میں رکھنا جائز نہیں البتہ اپنے حجرے میں رکھ سکتا ہے۔ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "امام مذکور اگر صحیح العقیدہ، صحیح الطہارۃ اور صحیح القراۃ ہو تو تجارت مانع امامت نہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے' اور یہ خیال کہ تجارت میں جھوٹ بولا جاتا ہے غلط ہے۔ بے شمار مسلمان جنھیں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا خوف ہے' اور اپنی عاقبت کے خراب ہونے کا ڈر ہے وہ بغیر جھوٹ بولے ہوئے تجارت کرتے ہیں۔ لہذا تاوقتیکہ امام کا جھوٹ بول کر تجارت کرنا ثابت نہ ہو جائے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں کوئی اور دوسری شرعی خرابی نہ ہو۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 334، شبیر برادز)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جو چیز جس غرض کے لیے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا ناجائز ہے اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے لئے فائدہ کی ہو کہ شرط واقف مثل نص شارع صلی اللہ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 467)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 ربیع الاول 1447ھ / 13 ستمبر 2025ء

قسم / منت

فتوی نمبر: 2624

ڈراموں میں قسم

سائل: غلام مصطفی

سوال: ڈراموں میں جو اللہ کی قسم کھاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قسم منعقدہ یعنی آئندہ کے معاملے میں قسم کھانا؛ چاہے حقیقت میں ہو یا ڈرامے میں، قصداً ہو یا بلا قصد، سہواً ہو یا مجبوراً، ہر صورت میں قسم منعقد ہو جائے گی جبکہ عاقل و بالغ ہو اور اگر اس کا خلاف کیا تو کفارہ دینا ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: ”غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہو گا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 300)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2677

سائل: حنیف

کسی کو عمرہ پر بھیجنے کی منت

سوال: ایک اسلامی بہن نے منت مانی کہ ان کے بیٹے کا آپریشن کامیاب ہو جائے تو وہ اپنے بیٹے کو عمرہ پر بھیجیں گی حالانکہ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں اب ان کا بیٹا صحت یاب ہو گیا تو کیا ان پر منت پوری کرنا واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس عورت پر منت پوری کرنا یعنی اپنے بیٹے کو عمرہ پر بھیجنا واجب ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ جس طرح عمرہ کرنے کی منت واجب ہے کیونکہ وہ عبادت مقصودہ ہے اور اس کی جنس سے فرض حج موجود ہے، اس طرح کسی کو عمرہ کروانے کی منت بھی واجب ہے کہ اس کی جنس سے حج بدل موجود ہے اور حج بدل بھی عبادت مقصودہ ہے، لہذا اس کو چاہیے کہ مال کا انتظام کر کے اپنی منت پوری کرے اور اگر کسی صورت اسباب نہ بن پائیں تو کسی مفتی سے مل کر اس مسئلہ کا حل سمجھ لیں۔ فتح القدیر میں ہے: "ومن قال ان فعلت كذا فعلى ان احج بفلان ۔۔ ان نوى ان يحجه فعليه ان يحجه لان الباء للالصاق فقد الصق فلانا بحجه وهذا يحتمل معنيين ان يحج فلان معه فى الطريق وان يعطى فلانا ما يحج به من المال والتزام الاول بالنذر غير صحيح والثانى صحيح لان الحج يؤدى بالمال عند اليأس من الاداء فكان هذا فى حكم البدل وحكم البدل حكم الاصل فيصح التزامه بالبدل كما يصح التزامه بالاصل" یعنی: اور جس نے کہا اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ پر فلاں کے ساتھ حج لازم ہے، اگر اس نے یہ نیت کی کہ وہ فلاں کو حج کروائے گا تو اس پر حج کروانا لازم ہے اس لئے کہ با الصاق کے لئے بھی ہوتا ہے اور اس نے فلاں کو ملا لیا اپنے حج کے ساتھ اور یہ دو معنی کا احتمال رکھتا ہے ایک یہ کہ فلاں اس کے ساتھ راستے میں حج کرے اور دوسرا یہ کہ وہ فلاں کو مال دے جس سے وہ حج کرے تو پہلے معنی کا التزام نذر میں صحیح نہیں اور دوسرا صحیح ہے اس لئے کہ حج کی ادائیگی سے ناامیدی کے وقت دوسرے کو مال دے کر کروایا جاتا ہے تو یہ بدل کے حکم میں ہے اور بدل کا حکم اصل کا حکم ہوتا ہے تو اس کا التزام بدل کے ساتھ صحیح ہے جیسا کہ اصل کے ساتھ صحیح ہے۔

(فتح القدیر، کتاب الحج، مسائل منثورہ، جلد 3، صفحہ 174، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 ربیع الاول 1447ھ / 08 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2683

منت بھول گئے

سائل: رضوان اوپائی

سوال: ایک شخص نے منت مانی اس کا گمان غالب ہے کہ وہ کام ہو گیا ہے مگر اس کو یہ یاد نہیں کہ منت کیا مانی تھی اب وہ کیا کرے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی کو یہ بالکل یاد نہ ہو کہ اس نے کیا منت مانی تھی نہ ہی گمان غالب ہو رہا ہو اور وہ کام اس کا ہو گیا ہے تو اب وہ قسم کا کفارہ ادا کر دے وہ منت سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ الاشباہ والنظائر میں منت میں شک پیدا ہونے سے متعلق ہے: "شك في المنذور هل هو صلاة أم صيام، أو عتق، أو صدقة ينبغي أن تلزمه كفارة يمين أخذا من قولهم: لو قال: على نذر فعليه كفارة يمين؛ لأن الشك في المنذور كعدم تسميته "یعنی: جو منت مانی گئی اس میں کسی کو شک ہوا کہ وہ نماز تھی یا روزہ یا غلام آزاد کرنا یا صدقہ تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہونا مناسب ہے فقہا کے اس قول سے اخذ کرتے ہوئے کہ اگر کہا کہ مجھ پر نذر ہے تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اس لئے کہ منت میں شک عدم ذکر کی طرح ہے۔

(الاشباہ والنظائر لابن نجیم، الفن الاول، القاعدہ الثانیہ، قاعدہ الاصل العدم، صفحہ 53، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 ربیع الاول 1447ھ / 13 ستمبر 2025ء

اجاره

فتوی نمبر: 2603

سائل: عبد المصطفی

بارہ دینی کاموں کا اجارہ

سوال: میرا چھ گھنٹے کا اجارہ ہے جس میں مجھے دینی کاموں کا کہا گیا ہے مگر تعداد متعین نہیں مثلا درس یا علاقائی دورہ دینی کام میں شامل ہے مگر کتنے کرنے ہیں اس کی تعداد متعین نہیں تو اب اجارہ کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اجارہ کے درست ہونے کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ منفعت اس طرح واضح ہو کہ جھگڑے کا احتمال نہ رہے، بارہ دینی کام اگرچہ دعوت اسلامی میں معروف ہیں مگر صرف اتنا کہنے سے جہالت ختم نہیں ہو گی بلکہ جھگڑے کا اندیشہ موجود ہے لہذا منفعت واضح نہ ہونے کی وجہ سے یہ اجارہ جائز نہیں۔ اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ کام اور ان کی تعداد کو متعین کر دیا جائے مثلاروز کے چار مسجد درس، چار چوک درس، ایک جگہ مدرسۃ المدینہ، چار لوگوں کو اجتماع کی دعوت دینا وغیرہ۔ بدایۃ المبتدی میں ہے: "الاجارۃ عقد علی المنافع بعوض ولا تصح حتی تکون المنافع معلومۃ والاجرۃ معلومۃ" یعنی: اجارہ عوض کے بدلے منفعت پر عقد کرنا ہے اور یہ صحیح نہیں ہوتا جب تک منفعت اور اجرت معلوم نہ ہو۔ (بدایۃ المبتدی، فصل فی الصدقۃ، صفحہ 186، مکتبۃ ومطبعۃ محمد علی صبح)

الاختیار میں ہے: "ولا بد من کون المنافع والاجرۃ معلومۃ قطعا للمنازعۃ" یعنی: منافع اور اجرت کا معلوم ہونا اجارہ کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے جھگڑے سے بچنے کے لئے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الاجارۃ، جلد2، صفحہ 51، مطبعۃ الحلبی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 صفر المظفر 1447ھ / 27 جولائی 2025ء

سائل: نمرہ

فتوی نمبر: 2611

کام والی کو ایک ماہ کی چھٹی دی تو تنخواہ

سوال: اگر ہم نے کام والی کو ایک ماہ کی چھٹی دے دی تو کیا اس کو اس ماہ کی تنخواہ دینی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر اجارہ کی مدت ابھی باقی ہے اور آپ نے اپنی طرف سے چھٹی دی ہے اور کام والی کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے تو اگرچہ کام نہ کیا ہو اس کو تنخواہ دینی ہو گی کیونکہ اس نے اپنے آپ کو کام کے لئے پیش کیا؛ آپ نے اس سے کام نہیں لیا۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اجیر خاص پر وقت مقررہ معہود میں تسلیم نفس لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 506)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2612

اجارہ فاسد ہو گیا ہو تو اجرت

سائل: فہد مدنی

سوال: میں نے آپ سے ایک مسئلہ معلوم کیا تھا جس پر آپ نے بتایا تھا کہ اجارہ فاسد ہے اس کو فسخ کرنا ضروری ہے اب جو میں نے اتنے دن کام کیا تو میرا اجرت لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اجارہ اگر فاسد ہو تو اس کو فورا فسخ کرنا واجب ہے اور اگر اسی اجارہ پر منافع حاصل کر لئے تو جو اجرت طے ہوئی اجیر اس کا مستحق نہیں ہو گا بلکہ اجرت مثل یعنی اس کام کی جو اجرت دی جاتی ہے وہ دی جائے گی جبکہ اجرت مثل طے شدہ سے زائد نہ ہو، اگر زائد ہو تو جو طے ہوئی تھی وہی ملے گی۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "شرط فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقد فاسد حرام ہے۔ اور دونوں عاقد مبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب ہے، اور اس صورت میں ملازمین تنخواہ مقرر کے مستحق نہ ہوں گے، بلکہ اجر مثل کے جو مشاہرہ معینہ سے زائد نہ ہوں، اجر مثل اگر مسمی سے کم ہو تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے، اگرچہ خلاف ورزی اصلا نہ کریں"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 507)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2638

مخصوص ایام میں وقفہ کے اوقات میں آرام

سائل: بنت احمد

سوال: کمپنی میں روزانہ آدھا گھنٹہ کھانے اور نماز کا وقفہ ملتا ہے تو مخصوص ایام میں اس آدھے گھنٹے میں آرام کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مختلف اداروں میں وقفہ کے مختلف اوقات کا رائج ہیں اور اس وقفہ میں کسی کام کا پابند نہیں کیا جاتا بلکہ مطلقا رخصت ہوتی ہے لہذا وقفہ کے وقت میں اگر کوئی آرام کرے تو شرعا اس میں حرج نہیں جبکہ کام میں رکاوٹ اور سستی پیدا نہ ہوتی ہو۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "اصل کلی شرعی یہ ہے کہ اجیر خاص پر حاضر رہنا اور اپنے نفس کو کار مقرر کے لئے سپرد کرنا لازم ہے جس دن غیر حاضر ہو گا اگرچہ مرض سے اگرچہ اور کسی ضرورت سے اس دن کے اجر کا مستحق نہیں مگر معمولی قلیل تعطیل جس قدر اس صیغہ میں معروف ومروج ہو عادۃً معاف رکھی گئی ہے اور یہ امر باختلاف حاجت مختلف ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 212)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

قربانی

فتوی نمبر: 2665

جانور ذبح کرتے ہوئے اناللہ پڑھنا

سائل: نقیب مدنی

سوال: اگر کسی نے جانور ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر کی جگہ اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جانور ذبح کرتے وقت اگر تسمیہ کی نیت سے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو جانور حلال ہو جائے گا کیونکہ یہ تعظیم کے طور پر اللہ کا ذکر کرنا ہے اور اگر یہ تسمیہ کے طور پر نہیں پڑھا بلکہ پریشانی کے وقت پڑھے جانے والے کلمات کی نیت سے پڑھا تو جانور حلال نہیں ہو گا۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ولو قال سبحان الله او الحمد لله او لا اله الا الله يريد التسميه اجزاه لان المامور به ذكر الله تعالى على وجه التعظيم ولو عطس عند الذبح فقال الحمد لله لا يجزيه عن التسميه و كذا اذا قال الحمد لله يريد الشكر دون التسميه لا تؤكل" یعنی: اور اگر تسمیہ کی نیت سے کہا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ تو جانور حلال ہے اس لئے کہ تعظیم کے طور پر اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اگر ذبح کے وقت چھینک آئی پھر کہا الحمد للہ تو یہ تسمیہ کی جگہ کفایت نہیں کرے گا اور اسی طرح کہا الحمد للہ اور شکر کا ارادہ کیا تسمیہ کا نہیں تو جانور حلال نہیں ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الصید والذبائح، جلد2، صفحہ 181، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

وصیت

فتوی نمبر:2605

میرے مرنے کے بعد قرض معاف کر دینا

سائل:اقبال مدنی

سوال: اگر کسی نے یہ وصیت کی میرا جو قرض فلاں کے پاس ہے میرے مرنے کے بعد اس سے مطالبہ نہ کیا جائے تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی کو اپنا قرض معاف کر دینا ہبہ یعنی تحفہ کی صورت ہے اور ہبہ کی وصیت تہائی میں درست ہے لہذا اگر یہ وصیت کی میرے مرنے کے بعد میرے قرض کا مطالبہ نہ کیا جائے؛ یہ وصیت تہائی مال میں درست ہے۔ بحر الرائق میں ہے:"ان الھبة نوعان تملیك و اسقاط"یعنی: ہبہ کی دو قسمیں ہیں: مالک بنانا اور ساقط کر دینا۔ (بحر الرائق، کتاب الھبہ، جلد7، صفحہ 483، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے:" ہبہ دو قسم ہے ایک تملیک دوسرا اِسقاط مثلاً جس پر مطالبہ تھا مطالبہ اُسے ہبہ کرنا اُس کو ساقط کرنا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 14، صفحہ 69)

عالمگیری میں ہے:"واذا قال اوصیت ان یوھب لفلان ثلث داری بعد موتی کان ذلک وصیة ولا یشترط قبضة فی حیاۃ الموصی"یعنی: اور جب کہا میں نے وصیت کی کہ فلاں کو میرے مرنے کے بعد میرا تہائی گھر ھبہ کر دیا جائے تو یہ وصیت ہے اور موصی کی حیات میں قبضہ شرط نہیں۔

(عالمگیری، کتاب الوصایا، الباب الثانی فی بیان الفاظ التی تکون وصیة۔۔ الخ، جلد6، صفحہ 94، المطبعة الکبری الامیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 صفر المظفر 1447ھ / 27 جولائی 2025ء

وراثت

فتوی نمبر: 2632

ایک بیٹی اور دو بہنوں میں وراثت

سائل: فضیل مدنی

سوال: ایک عورت کا انتقال ہوا اس کے والدین اور شوہر اس سے پہلے انتقال کر چکے ہیں اس کی ایک بیٹی اور دو بہنیں ہیں وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کی گئی معلومات اگر درست ہیں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی حصہ برابر برابر بہنوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ" یعنی: اور اگر ایک لڑکی تو اس کا آدھا (حصہ) (النساء: 12)

مسئلہ از 2x2=4 میت

بیٹی	2 بہنیں
نصف	عصبہ
2	2 (ہر بہن کو 1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 صفر المظفر 1447ھ / 12 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2667

سائل: غلام شاہ

3 بیٹے 6 بیٹیاں اور بیوہ

سوال: ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے وارثین میں 3 بیٹے 6 بیٹیاں اور بیوہ ہے وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟ نوٹ: والدین، دادا، دادی اور نانی وفات پا چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر یہ معلومات درست ہے تو تجہیز و تکفین کے اخراجات کے بعد اگر قرض ہو تو اس کی ادائیگی کی جائے گی اور وصیت ہو تو تہائی سے اس کے نفاذ کے بعد کل مال کے تصحیح کے بعد 96 حصے ہوں گے جس میں سے بیوہ کو 12، ہر بیٹی کو 7 اور ہر بیٹے کو 14 حصے ملیں گے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ" ترجمہ: پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر۔ (النساء:12)

مسئلہ از 8x12=96 میـــــــــــــت

بیوہ	3 بیٹے	6 بیٹیاں
ثمن	عصبـــــــہ	
12	42 (ہر بیٹے کو 14)	42 (ہر بیٹی کو 7)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

خواتین کے مسائل

فتوی نمبر: 2671

سوتیلی ساس سے پردہ

سائل: مہک اقبال

سوال: کیا داماد کا اپنی سوتیلی ساس سے پردہ ہے عدت میں سوتیلی ساس سے بات کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوتیلی ساس نامحرم ہے لہذا بیوی کی سوتیلی ماں سے پردہ واجب ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ عدت میں پردے کے کوئی الگ احکام نہیں، جن سے عدت کے علاوہ پردہ ہے ان سے عدت میں بھی پردہ ہے۔ سوتیلی ساس کے ساتھ نکاح سے متعلق سوال کے جواب میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "نکاح مذکور جائز ہے قال اللہ عزوجل: واحل لکم ماو رآء ذلکم۔ علماء قاطبہ متون وشروح وفتاوی میں محرماتِ صہریہ زوجاتِ اصول و فروع، اصولِ و فروعِ زوجات بتاتے ہیں نہ زوجہِ اصولِ زوجہ،، اور سوتیلی ماں لفظ امہات میں ہر گز داخل نہیں،، اصل یہ ہے کہ ساس کی حرمت اس وجہ سے نہیں کہ وہ خسر کی زوجہ ہے بلکہ اس لیے کہ وہ زوجہ کی ماں ہے، سوتیلی ساس میں یہ وجہ نہیں لہذا اس کی حلت میں کوئی شبہہ نہیں۔ مسئلہ واضح ہے اور حکم ظاہر۔" (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 312)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ربیع الاول 1447ھ / 31 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2699

عورت کے چہرے کا پردہ

سائل: ام حسین

سوال: عورت کے لئے چہرے کے پردے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا چہرہ اگرچہ ستر عورت میں داخل نہیں لیکن فی زمانہ فتنے کی وجہ سے فقہانے چہرے کا پردہ بھی واجب قرار دیا ہے کیونکہ آج کے دور میں چہرے کو دیکھ کر ہی اکثر عورت کی طرف میلان ہوتا ہے لہذا عورت کو اس کے پردے کا حکم دیا جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونھ کھولنا منع ہے یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 488)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 ربیع الاول 1447ھ / 23 ستمبر 2025ء

جائز/ناجائز

56
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2604

بینک سے بغیر سود قرضہ

سائل: سمیع اللہ اعوان

سوال: میں نے قرضہ کے لئے اپلائی کیا اس میں میرا نام آگیا طریقہ یہ ہے کہ بینک ہمیں قرض دے گا ہم بینک کو اتنی ہی رقم واپس کریں گے مگر حکومت ہماری طرف سے اضافی رقم بینک کو ادا کرے گی تو یہ قرض لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس طرح قرض لینا شرعا جائز نہیں کیونکہ اولا قرض میں نام آجائے اس کے لئے رشوت دینا پڑتی ہے اور دوسرا یہ کہ فارم کے نام پر رقم لی جاتی ہے اگر نام نہ آیا تو وہ رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ مفتی نظام الدین مصباحی دامت برکاتھم العالیہ ایسی کمپنیاں جنھیں ممبر شپ کے لئے فیس دی جاتی ہے؛ ان کے بارے میں لکھتے ہیں: "اس کے ناجائز ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے جو یقینا حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحب امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔"

(ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ مئی 2008ء، صفحہ 38)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "یہ جوا اور حرام ہے کہ ایک روپیہ دیکر اس رقم کثیر کے ملنے کی خواہش ہوتی ہے اور اس کے ملنے نہ ملنے دونوں کا احتمال ہوتا ہے، اگر فارم فروخت ہو گئے، تو رقم ملے گی ورنہ روپیہ گیا، اس میں شرکت حرام ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 234، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 صفر المظفر 1447ھ / 27 جولائی 2025ء

فتوی نمبر: 2607

غلطی سے اسکالرشپ کی رقم آگئی

سائل: مطیع اللہ

سوال: مجھے یونیورسٹی میں پانچ سال کی اسکالرشپ اس طرح ملی ہے کہ ماہانہ کلاسس لینے کے بعد ہر ماہ کچھ رقم دی جاتی ہے مگر سب سے پہلے ماہ کی نہیں مل سکی اس کے بعد ملتی رہی اب پچھلے ماہ میں نے ایک ماہ کی چھٹی لی تھی مگر غلطی سے اس ماہ کی بھی رقم آگئی اب کیا میں اس پہلے ماہ کی جو مجھے نہیں ملی اس میں اس کو ایڈجیسٹ کر سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اسکالرشپ ایک تحفہ ہے جو یونیورسٹی والے دینے کے پابند نہیں، یہ فقط ایک احسان ہے، جس ماہ کی آپ کو رقم نہیں ملی؛ نہ آپ اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں نہ ہی غلطی سے آجانے والی رقم کو اس میں ایڈجیسٹ کر سکتے ہیں، آپ پر لازم ہے کہ اس غلطی سے آجانے والی رقم کو واپس کر دیں۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: ”الهبة فی اللغة هی التبرع وفی الشرع عبارة عن تمليك الاعيان بغير عوض “یعنی: ہبہ لغت میں احسان ہے اور شرعا اعیان کا بغیر عوض مالک بنادینے کا نام ہے۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الھبہ، جلد1، صفحہ 324، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 صفر المظفر 1447ھ / 03 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2617

سائل: عبد الغنی

قبروں کو مٹانا

سوال: داتا صاحب کے مزار کے اطراف میں کئی پرانی قبریں موجود تھیں مگر اب ان کو ہموار کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ کوئی نشان بھی باقی نہیں انتظامیہ کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمانوں کی قبروں کو مسمار کرنا سخت حرام ہے بلکہ احادیث میں تو قبر پر پاؤں رکھنے، ٹیک لگانے اور بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا ہے، لہذا انتظامیہ کا ایسا کرنا سخت حرام تھا۔ یاد رہے جس جگہ قبریں تھیں؛ اب اگرچہ ان پر نشانات باقی نہ ہوں، وہاں چلنا حرام ہے بلکہ جس جگہ قبر ہونے کا گمان ہو وہاں بھی چلنے کی اجازت نہیں۔ فتاوی رضویہ میں اس طرح کے سوال کے جواب میں فرمایا: ”حرام ہے۔۔۔ جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ بقدر قدرت اسے روکے جو اس میں پہلو تہی کرے گا اسے فاسق کی طرح عذاب نار ہوگا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 480)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2626

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو دینا

سائل: شکور احمد

سوال: جو لوگ اللہ کے نام پر مانگتے ہیں ان کو دینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پیشہ ور بھکاری چاہے اللہ کے نام پر مانگے یا کسی اور نام پر؛ اس کو دینا حرام ہے کہ یہ گناہ پر معاونت کرنا ہے، البتہ جس کو سوال کرنا حلال ہے وہ اگر اللہ کے نام پر مانگے تو اگرچہ اس کا اللہ کے نام پر مانگنا قبیح ہے لیکن دینے والے کو چاہیے کہ دے دے کہ یہ ادب ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "ومن سال باللہ فاعطوہ" ترجمہ: اور جو اللہ کے نام پر مانگے اسے دو۔

شرح: "تعظیم لاسم اللہ و شفقة علی خلق اللہ" ترجمہ: اللہ کے نام کی عظمت اور مخلوق پر شفقت کی وجہ سے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ، جلد 4، صفحہ 1355، حدیث 1943، دار الفکر، بیروت)

حبیب الفتاوی میں ہے: "چونکہ مالدار شخص کیلئے سوال کرنا یا قوی و تندرست کیلئے جو کمانے اور محنت و مزدوری کرنے پر قادر ہو سوال کرنا شرعاً حرام و ناجائز ہے۔ ایسے سائل کو تو نہ دے۔ اگرچہ وہ لفظ "اللہ کیلئے اور خدا کے واسطے دو" استعمال کرے۔ چونکہ حرام و ناجائز سوال و سائل کی اس میں امداد ہوتی ہے۔ ایسے ناجائز سوال اور حرامکار سائل کے علاوہ دوسرے سائل کو جو لفظ "اللہ کے لئے دو یا خدا کے واسطے دو" بھی کہے اور اس سائل کو بغیر دِقّت وہ دے سکتا ہے تو دیدینا ہی ادب ہے۔ یعنی اس کو دینا ہی اچھا اور بہتر ہے۔" (حبیب الفتاوی، مسائل شتی، جلد 4، صفحہ 343، شبیر برادز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 صفر المظفر 1447ھ / 10 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2616

سائل: عبد الغنی

مزار شریف کی تعمیر سے متعلق سوال

سوال: داتا صاحب کا مزار شریف پہلے 3 فٹ بلند تھا اب موجودہ تعمیرات میں اس کو 6 انچ کیا جا رہا ہے جس سے غالب امکان ہے کہ لوگ اس پر قدم رکھیں گے یا اوپر سے گزریں گے تو کیا اس طرح مزار کی اونچائی کم کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر مزار شریف کو 3 فٹ سے 6 انچ کر دیا جائے تو اس میں حرج نہیں بلکہ کوئی مصلحت ہو تو مستحسن ہے۔ مبسوط سرخسی میں ہے: "ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ" یعنی: اشیا میں اصل اباحت ہے۔

(مبسوط سرخسی، کتاب الاکراہ، باب تعدی العامل، جلد 24، صفحہ 77، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر:2615

پینٹ کے ڈبے میں نکلنے والا ٹوکن

سائل:ناصر منیر

سوال: پینٹ کے ڈبے میں جو ٹوکن نکلتا ہے مزدور کہتا ہے کہ اس پر ہمارا حق ہے اب بتائیں کہ مزدور کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پینٹ کے ڈبے کا جو بھی مالک ہوگا؛ ٹوکن بھی اسی کا ہوگا کیونکہ کسی چیز کو خریدنے پر جو انعامات وغیرہ نکلتے ہیں وہ مالک ہی کی ملکیت ہو جاتے ہیں اس لئے مزدوروں کا اس پر اپنا حق بتانا درست نہیں اور اگر مالک کی اجازت کے بغیر رکھ لیا تو گناہ گار ہوں گے۔ درر الحکام میں ہے: "کل ما جری عرف البلدۃ علی انہ من مشتملات المبیع یدخل فی البیع من غیر ذکر" یعنی: ہر وہ چیز جس پر شہر کا عرف ہو کہ وہ مبیع کے ساتھ شامل ہوتی ہے وہ بیع میں داخل ہوگی بغیر ذکر کے بھی۔

(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، الفصل الرابع، المادۃ 231، جلد 1، صفحہ 209، دار الجیل)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

09 صفر المظفر 1447ھ / 04 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2619

ملازمت چھوڑنے کی پیشگی اطلاع نہ دینے پر سیلری روکنا

سائل: شاکر اعوان

سوال: ملازم اگر نوکری چھوڑنے کی پیشگی اطلاع نہ دے سکا تو کمپنی کا سیلری روکنا کیسا اور اگر یہ معاہدہ میں شرط بھی ہو تو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اولا تو یہ یاد رکھیں کہ ملازم بھی مدت اجارہ کے دوران یکطرفہ اجارہ فسخ نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ کام پر نہیں آتا پھر بھی کمپنی کا ملازم کی سیلری روک لینا حرام ہے اور اگر اجارہ میں یہ شرط رکھی گئی ہو تو شرط فاسد کی وجہ سے یہ اجارہ ہی فاسد ہے، فریقین گناہ گار ہوں گے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جانا اس وقت سے تنخواہ قطع کرے گا نہ کہ تنخواہ واجب شدہ کو ساقط، اور اس پر کسی تاوان کی شرط کرلینی، مثلاً نوکری چھوڑنا چاہے تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہوگی، یہ سب باطل وخلاف شرعِ مطہر ہے۔ پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقدِ اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ بیان سوال سے ظاہر ہے کہ وقتِ ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر المعروف کالمشروط ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے کہ شرط فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقدِ فاسد حرام ہے، اور دونوں عاقد مبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب، اور اس صورت میں ملازمین تنخواہ مقرر کے مستحق نہ ہوں گے بلکہ اجر مثل کے جو مشاہرہ معینہ سے زائد نہ ہو، اجر مثل اگر مسمی سے کم ہے تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے، اگرچہ خلاف ورزی اصلاً نہ کریں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 507)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2627

ہوٹلوں میں ملنی والی اشیاء گھر لے جانا

سائل: جاوید عالم

سوال: بعض ہوٹلوں میں صابن، پیسٹ، کریم وغیرہ اشیاء روزانہ ہی تبدیل کی جاتی ہیں ہم اس کا اتنا استعمال نہیں کرپاتے تو کیا ہم یہ گھر لے جاسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

چھوٹے ہوٹلوں میں تو بچاہوا سامان انتظامیہ واپس لے لیتی ہے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان چیزوں کا مالک نہیں بنایا بلکہ صرف استعمال کے لئے دی تھیں لہذا وہاں بچاہوا سامان نہیں لے جاسکتے لیکن بعض بڑے ہوٹلوں میں اگرچہ انتظامیہ کی طرف سے یہ ساری چیزیں بطور سہولت کے دی جاتی ہیں مگر عرف و عادت یہی ہے کہ انتظامیہ اس کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ پوچھنے پر لے جانے کی اجازت بھی دے دیتی ہیں لہذا ایسے مقامات پر بھی بہتر تو یہی ہے کہ صراحت کے ساتھ اجازت لے لی جائے لیکن اگر وہاں دلالۃ اجازت ہو یعنی انتظامیہ کو پتا ہو کہ لوگ لے جاتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتے تو جو چھوٹی اشیاء لے جانے کا عرف ہے اس کا لینا جائز ہو گا۔ درر الحکام میں ہے: "یلزم اذن الواهب صراحة او دلالة فی القبض "یعنی: قبضہ کرنے میں واہب کی اجزات صراحتہ یا دلالۃ ضروری ہے۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، المادة 183، جلد2، صفحہ 408، دار الجیل)

علامہ شامی لکھتے ہیں: "لابد من معرفة عادات الناس فكثير من الاحكام تختلف باختلاف الزمان لتغير عرف اهله "ترجمہ: لوگوں کی عادات کی پہچان بہت ضروری ہے تو کئی احکام زمانہ کے بدلنے سے مختلف ہو جاتے ہیں کیونکہ اہل زمانہ کا عرف بدل جاتا ہے۔ (رسائل ابن عابدین، جلد2، صفحہ 125، سہیل اکیڈمی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 صفر المظفر 1447ھ /10 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2625

کسی کو ڈیٹا بیچنا

سائل: عمر حسن

سوال: مکان کی خرید و فروخت کی ویب سائٹ پر ایک شخص کی آئی ڈی پاسورڈ اس کی اجازت کے بغیر استعمال کر کے وہاں سے ڈیٹا ڈاؤن لوڈ کر کے کسی کو بیچا تو آمدنی حلال ہے کہ نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی کی آئی ڈی پاسورڈ اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا اور پھر وہاں سے ڈیٹا ڈاؤن لوڈ کر کے کسی کو بیچنا ناجائز و حرام ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حلال نہیں کیونکہ ڈیٹا کوئی قابل فروخت چیز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: "لایاخذ احدکم متاع صاحبہ لاعبا ولا جادا" ترجمہ: تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کا سامان اس کی اجازت کے بغیر نہ لے، نہ مذاق میں نہ سنجیدگی میں۔

(الادب المفرد، باب العفو والصفح عن الناس، صفحہ 127، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع)

در مختار میں ہے: "بطل بیع ما لیس بمال والمال ما یمیل الیہ الطبع ویجری فیہ البذل والمنع" یعنی: جو مال نہیں اس کی بیع باطل ہے اور مال کہتے ہیں اس کو جس کی طرف طبیعتیں مائل ہوتی ہیں اور اس میں خرچ کرنا اور روکنا جاری ہوتا ہے۔

(در مختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، صفحہ 413، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ / 06 اگست 2025ء

فتویٰ نمبر:2635

قائداعظم محمد علی جناح کو ایصال ثواب

سائل: حراعطاریہ

سوال: قائداعظم کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قائداعظم محمد علی جناح کی تقاریر و تحاریر سے ان کا بدعقیدہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کی تقاریر و تحاریر سے ان کے مسلمان ہونے کا ثبوت ملتا ہے لہذا ان کو ایصال ثواب کرنا بالکل جائز ہے۔ ایک تقریر میں انہوں نے کہا: "مسلمانو! ہمارا پروگرام (منشور) قرآن پاک میں موجود ہے ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن پاک کو غور سے پڑھیں۔"

(قائداعظم کا مسلک، صفحہ 130، بزم رضویہ لاہور)

اسی میں ہے: "قائداعظم محمد علی جناح بھی مبلغ اسلام (علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی حنفی میرٹھی علیہ الرحمہ) کے زبردست مداح تھے۔ انہوں نے قیام پاکستان کے فوراً بعد پہلی عید الفطر کی امامت کے لئے مدینہ منورہ سے آپ کو بطور خاص بلایا کیونکہ اس وقت آپ غیر ممالک کا دورہ فرمارہے تھے۔" (قائداعظم کا مسلک، صفحہ 158، بزم رضویہ لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2636

تین تاخیر کی وجہ سے پورے دن کی سیلری کاٹنا

سائل: عبد الماجد

سوال: تین مرتبہ تاخیر سے آنے کی وجہ سے ایک دن کی سیلری کاٹنا کیسا اور اس کو اجارہ میں شرط رکھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اجیر اگر تین مرتبہ لیٹ آئے تو اس کی ایک دن کی سیلری کاٹ لینا ناجائز و گناہ ہے اور یہ شرط اگر اجارہ میں رکھی گئی تو اجارہ ہی فاسد ہو جائے گا کیونکہ یہ ناجائز شرط ہے اور ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا وہ رکھنے سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے، ادارہ صرف اتنے وقت کی تنخواہ کاٹ سکتا ہے جس میں آپ نے تاخیر کی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "اس روز جتنے گھنٹے کام میں تھا ان میں جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی ہی تنخواہ وضع ہو گی (یعنی کاٹی جائے گی)، ربع ہو تو ربع، یا کم زیادہ جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی تنخواہ وضع ہو گی، مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہو گا، زیادہ وضع کرنا ظلم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 516)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر:2640

سائل: اکرم سندھی

دعا حزب البحر

سوال: کیا دعائے حزب البحر مستند ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

دعائے حزب البحر بہت ہی مستند اور مسائل کے حل کے لئے مجرب دعا ہے۔ اس دعا کے کلمات شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوئے اور ہمیشہ سے بزرگوں نے اس کو پڑھنے کا سلسلہ رکھا اور اپنے مریدین اور متوسلین کو اس کی تعلیم دی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر جید علمانے اس کی شرح لکھی ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وہ (حزب البحر) ایک مشہور دعا ہے جو شیخ عالی مرتبہ ابو الحسن شاذلی قدس اللہ سرہ کو الہام ہوئی ہے۔۔۔ حزب البحر مقبول دعا ہے" (شرح حزب البحر مترجم، صفحہ 3، مطبع مجتبائی)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "دعائے حزب البحر صبح و شام کا وظیفہ اور حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارہم کا ختم شریف مشکلات کے حل کے لیے ہر روز پڑھنا چاہیے۔" (فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ 366)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2631

سائل: شاہد قادری

سونے پر قبضہ کیے بغیر بیچنا

سوال: میں نے صبح کے وقت 20 لاکھ کا سونا خرید ا مگر دکاندار کو کہا کہ شام کو پیسے لے آؤں گا اور سونا لے جاؤں گا اتفاق سے سونے کی قیمت بڑھ گئی تو میں دکاندار کو کہا کہ سونا بیچ دو اور منافع مجھے بھیج دو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

معلوم کی گئی صورت جائز نہیں کیونکہ آپ نے سونے پر قبضہ کیے بغیر آگے بیچ دیا اور منقولی چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔ النقایہ میں ہے: "ولا یجوز بیع مشتری منقول قبل قبضہ" ترجمہ: منقولی چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا ناجائز ہے۔ (شرح النقایہ، جلد 2، کتاب البیوع، فصل فی بیع المنقول، صفحہ 368، دار ارقم)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 صفر المظفر 1447ھ / 12 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2628

سائل: جاوید

کاپی پر اموجیز بنانا

سوال: موبائل پر جو اموجیز ہوتے ہیں ان کو ہاتھ سے کاپی میں بنانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسے اموجیز جو ذی روح کی حکایت کرتے ہیں ان کو بنانا حرام ہے کیونکہ احادیث میں تصویر بنانے کی ممانعت موجود ہے اور جو اموجیز ذی روح کی حکایت نہیں کرتے جیسے ہنسی والے مختلف اموجیز، ان کو بنانا جائز ہے لیکن بلاوجہ بنانا فضول ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں ہوسکتی فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 587)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 صفر المظفر 1447ھ / 12 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2645

کافی میں کیڑے مکوڑوں کی ملاوٹ

سائل: محمد عاطف

سوال: ایک رپورٹ کے مطابق امریکی ادارہ fda کافی کی مصنوعات میں 10٪ تک کیڑوں کی اجازت دیتا ہے تو کیا اب ایسی کافی پینا جائز ہے جس میں کیڑوں کے ہونے کا امکان ہو جبکہ کمپنی نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شریعت کا اصول یہ ہے کہ جب تک کسی مباح چیز میں ناپاک یا حرام اجزا ہونے کا یقین نہ ہو اس وقت تک وہ حلال ہے کیونکہ اشیا میں اصل حلال ہونا ہے لہذا صرف شک یا کسی رپورٹ کی بنیاد پر کافی کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا اور ویسے بھی اس رپورٹ میں نہ یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ہر ہر کافی میں کیڑے موجود ہوتے ہیں نہ یہ کہ کیڑے کسی مخصوص کمپنی کی کافی میں ڈالے جاتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ ادارہ دس فیصد تک ڈالنے کی اجازت دیتا ہے، اس سے ان کی موجودگی ثابت نہیں ہوتی اور دوسرا یہ کہ کسی کمپنی کی طرف سے بھی اس پر کوئی اعلامیہ نہیں آیا لہذا ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ کافی کا استعمال شرعا جائز ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے روسر کی شکر کے متعلق پوچھا گیا جس میں حرام اجزا کا شامل ہونا مشہور ہو گیا تھا تو فرمایا: "حلال ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس خاص شکر میں جو ہمارے سامنے رکھی ہے، کوئی نجس یا حرام چیز ملی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 382)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2644

سائل: محمد معین

میڈیکل کی تعلیم میں مینڈک کا آپریشن

سوال: میڈیکل کی تعلیم کے دوران مینڈک کا آپریشن کیا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حصول نفع یا دفع ضرر کے لئے جانوروں کے ساتھ مختلف معاملات کی اجازت ہوتی ہے مثلا جانور کو خصی کرنا، شکار کرنا وغیرہ، میڈیکل کی تعلیم بھی معاشرے کی اہم ضرورت ہے لہذا حصول نفع کی غرض سے دوران تعلیم مینڈک کا آپریشن کرنا جائز ہے ۔بہار شریعت میں اس کی ایک نظیر موجود ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: "دوسرے جانوروں کے خصی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اس کا گوشت اچھا ہوگا یا خصی نہ کرنے میں شرارت کریگا، لوگوں کو ایذا پہنچائے گا، انھیں مصالح کی بنا پر بکرے اور بیل وغیرہ کو خصی کیا جاتا ہے یہ جائز ہے اور اگر منفعت یا دفع ضرر دونوں باتیں نہ ہوں تو خصی کرنا حرام ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ 591)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 صفر المظفر 1447ھ / 14 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2652

انشورنس کمپنی میں ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر

سائل: عمران ملک

سوال: میں انشورنس کمپنی میں ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر ہوں میرا کام ڈیٹا بیس کی دیکھ بھال، سسٹم کی نگرانی اور ٹیکنیکل سپورٹ ہے میری نوکری حلال ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انشورنس کمپنی میں ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر کی نوکری جائز نہیں اور آمدنی بھی حلال نہیں کیونکہ آپ براہ راست ناجائز کام میں معاونت کر رہے ہیں جو کہ ناجائز ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا یا کسی اور فعل ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 522)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 صفر المظفر 1447ھ / 19 اگست 2025ء

فتوی نمبر:2668

سائل:شبیر احمد

پتا نکالا گیا ہو تو کہاں ڈالیں

سوال:اگر بیماری کے سبب پتا نکال دیا گیا ہو تو اس کو کہاں ڈالا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ویسے تو ڈاکٹر انسانی بدن سے نکالی ہوئی چیزیں مریض کو نہیں دیتے لیکن اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو حکم یہ ہے کہ اس کو زمین کھود کر دفن کر دیا جائے۔بہار شریعت میں ہے:"ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جُدا ہوں دفن کر دیا کریں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1144)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ /25 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2662

کریڈٹ لمٹ بڑھانے پر تحائف

سائل: ماجد خان

سوال: میرا پینٹ کا کام ہے میں جس کمپنی سے کام کرتا ہوں وہاں میری 50 لاکھ کی کریڈٹ کی لمٹ ہے اور ہفتے میں ڈھائی لاکھ ادا کرتا ہوں اب کمپنی نے مجھے کہا کہ اپنی لمٹ 1 کڑور کر لو اور ہفتے کے 5 لاکھ دے دیا کریں تو ہم سالانہ 3 لکی ڈرا میں آپ کو شامل کریں گے تو میں 5 لاکھ دیتا رہا تو کمپنی نے مجھے ٹور کی مد میں 2 لاکھ 80 ہزار دیے تو کیا یہ رقم میرے لئے لینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ٹور کی مد میں ملنے والی رقم حرام ہے کیونکہ یہ قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ بحکم حدیث سود ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ”کل قرض جر منفعۃ فھو ربا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع و الاقضیہ، من کرہ کل قرض جر منفعۃ۔ جلد 4، صفحہ 327، حدیث 20690، مکتبۃ الرشد)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 صفر المظفر 1447ھ / 24 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2660

جس کی چیز چوری کی اس کا پتا نہ ہو

سائل: بنت انور

سوال: بچپن میں میں نے اور میری بہن نے ایک دکان سے چند مرتبہ کچھ چیزیں چرائیں اب کافی عرصہ گزر گیا ہم دوسرے شہر میں آگئے اور جس کی چیز چرائی نہ اس کا کچھ پتا نہ اس کے گھر والوں کا اب کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر نابالغی میں آپ نے کسی کی چیز چوری کی تو اگرچہ گناہ نہیں ہوا مگر اب حکم یہ ہے کہ اگر وہ شخص جس کی چیز چرائی موجود نہیں نہ ہی اس کے گھر والوں کا پتا ہے اور وہ چیز موجود بھی نہیں تو جس وقت چرائی تھی اس وقت اس کی جو قیمت تھی اتنی رقم شرعی فقیر کو بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کر دی جائے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا، اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 551)

بہار شریعت میں ہے: "(اگر چیز ہلاک کر دی) اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 421)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29 صفر المظفر 1447ھ / 24 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2670

پاور لوم میں جاندار کی تصاویر ہوں

سائل: وسیم احمد انصاری

سوال: میں ایک بنکر ہوں پاور لوم چلاتا ہوں جس میں ساڑھی بنتی ہے پہلے اس میں غیر جاندار کی تصاویر بنتی تھیں اب جاندار کی تصاویر بنتی ہیں تو میرا وہ کام کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پاور لوم میں جس کا ڈیزائن بنانا ہے وہ تصاویر تو پہلے سے موجود ہوتی ہیں لیکن اس کو چلانا آپ کے ذمہ ہے گویا آپ ڈیزائن چھاپنے کی نوکری کر رہے ہیں، تو اگر اس میں جاندار کی تصاویر ہیں جیسا کہ سوال میں بھی ذکر ہے تو ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ جاندار کی تصاویر بنانا مطلقا حرام ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جاندار کی تصویر بنانا مطلقا حرام ہے" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 559)

دوسرے مقام پر ہے: "(جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے) ایسی ملازمت خود حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2666

بروکر کا ڈرائیور کو کم پیسے دے کر مالک سے زیادہ لینا

سائل: حسنین

سوال: ہمارا ٹرانسپورٹ کا کام ہے گاڑی مال لے کر جب گودام پر پہنچتی ہے تو سامان اتارنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ کرایہ ہمارے فلاں دفتر سے لے لیں تو ڈرائیور اپنا وقت بچانے کے لئے بروکر سے رابطہ کرتا ہے وہ بروکر اس ڈرائیور کو مالک کی اجازت سے کرایہ میں سے کچھ رقم کاٹ کر نقد رقم دے دیتا ہے اور مالک سے کچھ دنوں بعد کرایہ کی پوری رقم لیتا ہے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت شرعاً ناجائز و گناہ ہے کیونکہ یہ قرض کو اس کے ہاتھ بیچنا ہے جس پر وہ قرض نہیں اور ایسا کرنا باطل ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”قرض کی بیع اس شخص کے ہاتھ کرنا جس پر وہ قرض نہیں ہے باطل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 364)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2664

اخروٹ خراب نکلا تو

سائل: ام غلام یس

سوال: دکان سے پیکٹ والے اخروٹ لیے کچھ اخروٹ صحیح نکلے اور باقی خراب نکل رہے ہیں تو کیا وہ واپس کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اخروٹ توڑنے پر پتا چلا کہ خراب ہے تو اگر اتنا بھی ہے جو جانور وغیرہ کو کھلایا جا سکتا ہے تو اخروٹ واپس نہیں کر سکتا بلکہ جو نقصان ہوا ہے وہ دکاندار سے لے سکتا ہے، ہاں اگر مالک ٹوٹے ہوئے اخروٹ واپس لینے پر راضی ہے تو واپس کر دے، اب نقصان نہیں لے سکتا، لیکن یاد رہے عیب معلوم ہونے کے بعد اس میں سے کچھ کھالیا تو کھائے ہوئے کا نقصان نہیں لے سکتا، اور اگر توڑنے کے بعد پتا چلا کہ بالکل ہی بیکار ہے تو جتنے کے اخروٹ لیے تھے اس کی پوری قیمت واپس لے سکتا ہے کیونکہ یہ بیع باطل ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اخروٹ خریدا توڑنے پر معلوم ہوا کہ خراب ہے مگر باوجود خرابی کام کے لائق ہے کم سے کم یہ کہ جانور ہی کے کھلانے میں کام آسکتا ہے تو واپس نہیں کر سکتا نقصان لے سکتا ہے اور اگر بائع کٹے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے کو واپس لینے پر طیار ہے تو واپس کر دے نقصان نہیں لے سکتا۔ اور اگر عیب معلوم ہو جانے کے بعد کچھ بھی کھالیا تو نقصان بھی نہیں لے سکتا۔ اور اگر چکھا اور عیب معلوم ہونے کے بعد چھوڑ دیا کچھ نہ کھایا تو نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کاٹنے توڑنے سے پہلے ہی مشتری کو عیب معلوم ہو گیا تو اسی حالت میں واپس کر دے کاٹے توڑے گا تو نہ واپس کر سکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کاٹنے توڑنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ چیزیں بالکل بیکار ہیں مثلاً کھیرا کڑوا ہے یا بادام۔ اخروٹ میں گری نہیں ہے۔ تربزیا خربزہ سڑا ہوا ہے تو پورے دام واپس لے بیع باطل ہے۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 684، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2673

سائل: عبید اللہ مدنی

پانڈا حرام جانور ہے

سوال: پانڈا حلال جانور ہے یا حرام؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پانڈا حرام جانور ہے کیونکہ یہ نوکیلے دانتوں والا درندہ ہے اور یہ اپنے دانتوں سے شکار بھی کرتا ہے اور ایسا جانور بحکم حدیث حرام ہے۔ بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(بخاری، جلد 3، کتاب الصید و الذبائح، باب اکل کل ذی ناب من السباع، صفحہ 362، المکتبۃ السلفیہ، قاہرہ)

اس کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "المراد بالناب مایعدو بہ علی الحیوان ویتقوی بہ" ترجمہ: نوکیلے دانت سے مراد یہ ہے کہ جس سے جانور حیوان کا شکار کرتا ہے اور اس کے ذریعے مضبوط ہوتا ہے۔

(عمدۃ القاری جلد 21، کتاب الذبائح و الصید، باب اکل کل ذی ناب من السباع، صفحہ 195، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ربیع الاول 1447ھ / 31 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2675

Kegel exercise

سائل: شیری

سوال: جنسی صحت کے لئے kegel exercise کرنا کیسا بعض اوقات اس میں آلہ میں تندی پیدا ہو جاتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کیگل ایکسر سائز ایک خاص قسم کی ورزش ہے جو مختلف پٹھوں کو مضبوط کرنے کے لئے کی جاتی ہے، اس حوالہ سے نیٹ پر دی گئی معلومات سے پتا چلتا ہے کہ اس کا طریقہ بھی شرعا جائز ہے اور اس کے مقاصد بھی شریعت سے نہیں ٹکراتے لہذا فی نفسہ تو اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس میں کسی کا مقصد برا ہو مثلا کوئی بدکاری کے لئے اس ورزش کو کرے تاکہ انزال دیر سے ہو تو فقط اس نیت سے کرنا ارادہ گناہ ہے۔ مسلم شریف میں ہے:" ستفتح علیکم ارضون ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو باسھمہ "ترجمہ: عنقریب تم پر زمینیں کھول دی جائیں گی اور اللہ تمہیں کافی ہے تو تم میں سے کوئی بھی اپنے تیروں کے ساتھ کھیلنے سے عاجز نہ ہو۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث 1918)

شرح:" اس حدیث سے اسلحہ سے کھیلنا اور باہم مقابلہ کرنا اور گھوڑے دوڑانے وغیرہ کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں جہاد کی مشق اور تیاری کے تحت داخل ہیں یونہی جسم کی ورزش اور اعضا کی ریاضت (مضبوطی و سختی) بھی اس میں داخل ہے۔"

(فیضان ریاض الصالحین، جلد 7، حدیث 1333)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 ربیع الاول 1447ھ / 04 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2676

میت کو حنوط کرنا

سائل: تابش

سوال: میت کو حنوط کرنا یعنی مخصوص طریقے سے اس کو محفوظ کرنا کیسا؟ میت کے جسم کو محلول وغیرہ ڈال کر گلنے سڑنے سے محفوظ رکھنا اور اس کی تدفین نہ کرنا حنوط کہلاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میت کو حنوط کرنا حرام ہے کیونکہ مسلمان کی میت کی نماز جنازہ پڑھنا اور تدفین کرنا فرض کفایہ ہے اور حنوط کرنے میں اس فرض کا ترک پایا جائے گا، اس کے علاوہ بھی دیگر خرابیاں موجود ہیں مثلاً اس عمل میں خون نکال کر محلول داخل کرنا کہ اس میں میت کو اذیت پہنچتی ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "میّت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کرکے بند کردیں۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 842)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 ربیع الاول 1447ھ / 04 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2674

بینک کا لاکر

سائل: شیری

سوال: بینک کا لاکر کرایہ پر لینا کیسا بینک والے 25 ہزار ڈپازٹ بھی رکھتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بینک کا لاکر کرایہ پر لینا جائز ہے اور اگر بینک والے کچھ ڈپازٹ رکھتے ہیں تو شرعا حرج نہیں البتہ معاہدہ فارم میں کوئی شرط فاسد ہو گی تو یہ معاہدہ فاسد و ناجائز ہو جائے گا۔ بدائع الصنائع میں ہے: "منها ان تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة ويجرى بها التعامل بين الناس "یعنی: اجارہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ منفعت ایسی مقصودہ ہو کہ عقد اجارہ کے ذریعہ اس کو حاصل کرنا لوگوں میں رائج ہو۔

(بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، فصل فی انواع شرائط رکن الاجارۃ، جلد 4، صفحہ 192، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 ربیع الاول 1447ھ / 04 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2678

مسٹری باکس کی خرید و فروخت

سائل: محمد طلحہ خان

سوال: مسٹری باکس کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسٹری باکس کی خرید و فروخت ناجائز ہے کیونکہ اولا تو مبیع یعنی جو چیز بیچی جارہی ہے وہ معلوم نہیں ہوتی اور خرید و فروخت میں جو چیز بیچی جائے اس کا اس طرح واضح ہونا ضروری ہے کہ جھگڑا پیدا نہ ہو اور دوسرا اس میں جوئے کا پہلو بھی ہے کہ مسٹری باکس جتنے میں خریدا اس سے کم کی چیز بھی نکل سکتی ہے اور یہ اپنے مال کا خطرے میں ڈالنا ہے جو کہ جوا ہے۔ شامی میں ہے: "لا يصح بيع ما لم يعلم جنسه اصلا ای: لا بوصف ولا باشارة" یعنی: اس چیز کی خرید و فروخت صحیح نہیں جس کی جنس اصلا معلوم نہ ہو نہ ہی وصف کے ساتھ نہ ہی اشارہ سے۔ (شامی، کتاب البیوع، باب خیار الرویۃ، جلد 4، صفحہ 593، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 ربیع الاول 1447ھ/08 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2682

اے آئی کا نیا تصویری ٹرینڈ

سائل: محمد امین

سوال: اے آئی کا نیا ٹرینڈ بہت زیادہ وائرل ہے جس میں ایک مورتی اسٹائل میں تصویر ہوتی ہے اور ایک باکس پر تصویر بنی ہوتی ہے اور پیچھے اسکرین پر تصویر ہوتی ہے اس کا بنانا اور وائرل کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جہاں تک اس ٹرینڈ کے جائز یا ناجائز ہونے کی بات ہے تو چونکہ یہ دیگر ڈیجیٹل تصویروں کی طرح ہی تصویر ہے، شرعا تصویر نہیں لہذا یہ مباح یعنی جائز ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاں اس کا ٹرینڈ چل رہا ہے وہ فضول ولغو ہے اور مؤمن کی شان نہیں کہ وہ لایعنی باتوں میں پڑے لہذا اس سے بچنے میں بہتری ہے لیکن یاد رہے اس تصویر کو پرنٹ کرنا حرام ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "خلاصہ ان سب نفیس کلاموں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی امت کو لایعنی باتیں چھوڑنے کی طرف ارشاد فرماتے ہیں، جتنی بات آدمی کے دین میں نافع اور ثواب الہی کی باعث ہو یا دنیا میں ضرورت کے لائق ہو جیسے بھوک پیاس کا ازالہ، بدن ڈھانکنا، پارسائی حاصل کرنا اُسی قدر امر مہم ہے اور اس سے زائد جو کچھ ہو جیسے دنیا کی لذتیں نعمتیں منصب ریاستیں غرض جملہ افعال واقوال واحوال جن کے بغیر زندگانی ممکن ہو اور ان کے ترک میں نہ ثواب کا فوت نہ اب یا آئندہ کسی ضرر کا خوف وہ سب لایعنی و قابلِ ترک۔۔ ظاہر ہوا کہ لایعنی جملہ مباحات کو شامل ہے، نہ کہ مطلقا مکروہ ہو۔"

(ملخصا: فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ ب، صفحہ 1028)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ربیع الاول 1447ھ/ 10 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2688

سائل: ام عبد اللہ

یُمنی نام رکھنا

سوال: یمنی نام رکھنا کیسا ہے سورہ قیامہ میں یمنی لفظ آیا ہے جس کا معنی منی کا ٹپکانا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یمنی نام رکھنا جائز ہے اور اس کا معنی ہے برکت والی۔ سورہ قیامہ میں جو لفظ یمنی آیا ہے وہ نکلا ہی منی سے ہے یعنی اس کے حروف اصلیہ (root alphabets) م، ن، ی ہے اور یمنی فعل ہے یعنی منی کا ٹپکایا جانا جبکہ جو نام یمنی رکھا جاتا ہے وہ اسم ہے اور اس کے حروف اصلیہ ی، م، ن ہیں اور اس کا معنی ہے برکت۔ القاموس المحیط میں ہے: "الیُمن: البرکۃ" یعنی: یمن کا معنی ہے برکت۔

(القاموس المحیط، حرف الیاء، صفحہ 1796، دار الحدیث القاھرہ)

المنجد میں ہے: "الیمنی: داہنی جانب۔" (المنجد، صفحہ 1048، خزینہ علم و ادب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ربیع الاول 1447ھ / 17 ستمبر 2025ء

86
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتویٰ نمبر: 2689

گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا

سائل: مراد الدین

سوال: میں مزدور آدمی ہوں ایک دن غلطی سے کسی کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا مگر اس نے نہیں دیکھا اب کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں اگر آپ کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اس کو اطلاع کر کے اس کا نقصان پورا کریں البتہ وہ معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہو اور معاف کر دے تو معاف ہو جائے گا۔ تبیین الحقائق میں ہے: "واجمعوا انه لو استهلك مال الغير من غير ان يكون وديعة عنده ضمن للحال" یعنی: اور اجماع ہے اس بات پر کہ اگر غیر کا مال ہلاک کر دیا جبکہ اس کے پاس امانت کے طور پر نہ رکھا ہو تو فی الحال ضمان دے گا۔ (تبیین الحقائق، کتاب الدیات، جلد 6، صفحہ 168، المطبعۃ الکبریٰ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ربیع الاول 1447ھ / 17 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2686

نقلی بالوں کی چٹیا

سائل: بنت مشتاق

سوال: بعض خواتین بالوں میں نقلی بالوں کی چٹیا ڈالتی ہیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نقلی چٹیا اگر انسان یا خنزیر کے بالوں کی بنی ہوئی ہو تو اس کو لگانا حرام ہے، اس کے علاوہ دیگر جانوروں کے بالوں یا اون سے بنی ہوئی ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: " انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 596)

عالمگیری میں ہے: "لا باس للمراۃ ان تجعل فی قرنہا و ذوائبہا شیئا من الوبر" یعنی: عورت کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے بالوں اور چوٹی میں اونٹ کے بال لگائے۔ (عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، جلد 5، صفحہ 358، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ربیع الاول 1447ھ / 16 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2685

عمرہ کے ٹکٹ کے لئے رقم ہبہ کرنا

سائل: کامران مدنی

سوال: ہمارے ہاں محفل نعت میں عمرے کا ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی دیا جاتا ہے مگر اس کی ترکیب یہ ہے کہ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والا 500 روپے انجمن کو ہبہ کر دیتا ہے پھر جس کا نام نکلتا ہے اس کو عمرہ کا ٹکٹ دیا جاتا ہے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ شرعا درست نہیں، وجہ یہ ہے کہ عام عوام اس چیز کا لحاظ نہیں کرپاتی کہ ہمیں ہبہ کی نیت سے دینا ہے بلکہ ان کے ذہنوں میں یہی ہوتا ہے کہ ہم چند روپوں میں عمرہ کی قرعہ اندازی میں شریک ہو رہے ہیں اور نام نہ آنے کی صورت میں ہمارے 500 روپے ضائع ہوگئے، لہذا اس طرح لوگوں سے رقم لے کر عمرہ کی قرعہ اندازی کرنے کی اجازت نہیں۔ فقہ کا قاعدہ ہے: "المعروف کالمشروط" یعنی: معروف مشروط کی طرح ہوتا ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الوکالۃ، جلد 2، صفحہ 159، مطبعۃ الحلبی)

وقار الفتاوی میں ہے: "ایسی کوئی لاٹری جائز نہیں جس میں قرعہ اندازی کرنے سے اگر کسی ممبر کا نام نہ نکلے تو اس کا اپنا روپیہ ختم ہو جائے گا اور جس کا نام نکلا وہ دوسروں کا روپیہ حاصل کر لے، یہ جوا ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 310)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ربیع الاول 1447ھ / 16 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2693

سونا پگلا کر اسٹیمپ بنا کر بیچنا

سائل: ابو بکر

سوال: ہمارا سونے کا کام ہے ہم کسی سے سونا لیتے ہیں اور اس کو پگلا کر اسٹیمپ بنا کر بیچتے ہیں اور منافع سونے والے کو دیتے ہیں کچھ ہم رکھتے ہیں اور منافع کے علاوہ جو رقم ہے اس سے پھر اسٹیمپ بنا کر بیچتے ہیں لیکن جب انویسٹر کو اپنا سونا چاہیے ہو ہم اتنے ہی وزن اور مقدار میں سونا دینے کے پابند ہیں یہ طریقہ کیسا ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ شرعا درست نہیں کیونکہ یہ نہ تو بیع ہے نہ ہی اجارہ نہ ہی شراکت نہ ہی مضاربت لہذا اس طرح کام کرنا جائز نہیں بلکہ اس میں قرض پر مشروط نفع کی صورت ہے کہ جو سونا آپ لیتے ہیں اس کی حیثیت قرض کی ہے اور اس پر جو نفع آپ دیتے ہیں وہ سود ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "قول منقح و محرر و اصل محقق و مقرر یہ ہے کہ بربنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقا سود و حرام ہے"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1447ھ / 21 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2691

گولڈ میں انویسمنٹ کی ناجائز صورت

سائل: راضیہ کلثوم

سوال: ہم اپنا گولڈ دکاندار کو دیتے ہیں وہ اس کا وزن اور کیرٹ لکھ لیتا ہے پھر اس کی مرضی ہوتی ہے وہ اپنی دکان پر رکھے یا اس کو پگھلا کر دوسرا ڈیزائن بنادے اور ہمیں گولڈ کے ریٹ کے حساب سے نفع دے گا یعنی ریٹ بڑھ گیا تو اس کے حساب سے نفع ملے گا اور ریٹ نہ بڑھے یا کم ہو جائے تو کوئی نفع نہیں نہ نقصان اب ہمیں جب بھی اپنا گولڈ لینا ہو گا تو میں کچھ بھی اپنی پسند سے اس قیمت اور کیرٹ کا گولڈ لے سکتی ہوں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ ناجائز اور سودی معاہدے پر مشتمل ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ جو گولڈ آپ نے دکاندار کو دیا اس کی حیثیت قرض کی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ اس کو پگھلا کر نیا ڈیزائن بنانے کا بھی اختیار رکھتا ہے اور جب آپ کو واپس چاہیے ہو وہ اسی کیرٹ اور وزن کا سونا واپس دینے کا پابند ہے، اور جو ریٹ بڑھنے پر وہ نفع وہ دے رہا ہے یہ اسی قرض کی بنیاد پر ہے جو کہ سود ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: ”عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لاخر لیرد مثلہ“ یعنی: قرض ایسا خاص عقد ہے جس میں ایک شخص مال مثلی دوسرے کو دیتا ہے تاکہ وہ اس کی مثل واپس کرے۔ (در مختار، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، صفحہ 429، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1447ھ / 21 ستمبر 2025ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر: 2681

پیسے جمع کروا کر بعد میں گولڈ لینا

سائل: سنابل برکاتی

سوال: گولڈ کے شوروم میں ہر مہینے کچھ رقم جمع کی جاتی ہے جب ایک اچھی اماؤنٹ جمع ہو جائے تو پھر آپ گولڈ خرید سکتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بنانے کی اجرت نہیں لی جاتی ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت سودی معاہدے پر مشتمل ہے اس لئے کہ جو رقم جمع کروائی جارہی ہے اس کی حیثیت قرض کی ہے اور پھر بعد میں سونا لینا اور بنوانے کے پیسے نہ لینا قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ بحکم حدیث سود ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "پنساری کو روپیہ دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ روپیہ سودے میں کٹتا رہے گا یا دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ سودے میں کٹ جائے گا، مگر معلوم ہے کہ یوہیں کیا جائے گا تو اس طرح روپیہ دینا ممنوع ہے کہ اس قرض سے یہ نفع ہوا کہ اس کے پاس رہنے میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال تھا اب یہ احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا، ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 481)

حدیث پاک میں ہے: "کل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے سود ہے۔

(نصب الرایہ، جلد 4، صفحہ 60، مؤسسۃ الریان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 ربیع الاول 1447ھ / 10 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر:2695

سائل: ایاز خان

پلاٹ بیچ کر اسی کو کرایہ پر دینا

سوال: میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر ایک پلاٹ خرید ا اب میں اپنا حصہ اس کو بیچ رہا ہوں ایک سال کی پیمنٹ پر مگر میں چاہتا ہوں میں اس کو یہ جگہ کرایہ پر بھی دے دوں جب تک میری پیمنٹ پوری نہ مل جائے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کا اپنے دوست سے کرایہ وصول کرنا جائز نہیں کہ سودا ہوتے ہی وہ اس جگہ کا مالک ہو گیا اور آپ ثمن کے مستحق ہو گئے اب اس کو اسی کا حصہ کرایہ پر دینے کا کوئی معنی نہیں بلکہ ثمن چونکہ اس پر دین ہے لہذا اس پر اضافہ لینا سود ہے۔ نہر الفائق میں ہے:"حکمہ الملک وھو القدرۃ علی التصرف شرعا"یعنی: بیع کا حکم یہ ہے کہ شرعا مشتری مالک ہو جاتا ہے اور وہ اس پر تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ (نہر الفائق، کتاب البیوع، جلد 3، صفحہ 336، دار الکتب العلمیہ)

فتاوی فیض الرسول میں ہے:"یہ جائز نہیں ہے کہ تین سو روپیہ میں فروخت کر دیا، اب اگر قیمت ملنے میں ایک ہفتہ کی دیر ہو گئی، تو اس سے پچیس یا پچاس زیادہ لے، ایسا کرے گا تو سود ہو جائے گا۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 381، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1447ھ / 21 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2696

سائل: ایاز خان

اپنے پارٹنر کو اپنا حصہ کرایہ پر دینا

سوال: میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر ایک پلاٹ خرید اب وہ میرا حصہ کرایہ پر لینا چاہتا ہے کیا اس کو کرایہ پر دیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر تقسیم شدہ پلاٹ اپنے پارٹنر کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "مشاع یعنی بغیر تقسیم چیز کو بیع کر دیا جائے تو بیع صحیح ہے اور اس کا اجارہ اگر شریک کے ساتھ ہو تو جائز ہے، اجنبی کے ساتھ ہو تو جائز نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 73)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ربیع الاول 1447ھ / 22 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2694

سونا خرید کر سنار کے پاس رکھوا دینا

سائل: ام حسن

سوال: اگر ہم سونا خرید کر دیکھے بغیر ہی سنار کے پاس رکھوا دیں اور ہر ماہ سونے کی جو قیمت جو بڑھے اس میں سے ایوریج نفع لے لیں اور جب چاہیں اپنے سونے کی رقم واپس لے لیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت ناجائز ہے کیونکہ عموما یہاں مقصد خرید و فروخت نہیں بلکہ اپنے پیسے محفوظ کر کے اس کے عوض نفع لینا ہوتا ہے جو کہ سود ہے یہی وجہ ہے کہ دکاندار اتنی ہی رقم واپس دینے کا پابند ہوتا ہے اور اگر کسی جگہ اس کو خرید و فروخت ہی سمجھا جاتا ہو تو بھی یہ بیع فاسد ہے کہ مجہول کی بیع ہے اور ایسی بیع ختم کرنا لازم ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ”بہر حال یہاں نہیں مگر صورتِ قرض، اور اس پر نفع مقرر کیا گیا، یہی سود ہے اور یہی جاہلیت میں تھا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 373)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1447ھ / 21 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2620

تصویر ایڈٹ کرنے کی نوکری

سائل: سلمان شاہ

سوال: میں تصویر ایڈٹ کرنے کی جاب کرتا ہوں بعض اوقات نامحرم کی بھی تصویر ایڈٹ کرنے کے لئے آجاتی ہے ایسا کرنا اور اس کی سیلری لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تصویر اگر پرنٹ کرنی پڑتی ہو تو چاہے مرد کی ہو یا عورت کی؛ ایسی نوکری ہی جائز نہیں اور اگر پرنٹ نہیں پڑتی لیکن عورت کی تصویر کو ایڈٹ کروانے کا مقصود اس کو وائرل کرنا ہے تو بھی ایسا کام ناجائز ہے کہ یہ گناہ میں معاونت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(المائدہ:2)

فتاوی رضویہ میں ہے: "وہ کام جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے۔۔۔ ایسی ملازمت خود حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 515)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 صفر المظفر 1447ھ /06 اگست 2025ء

متفرق

فتوی نمبر: 2649

گنبد خضری کی تاریخ

سائل: جمیل

سوال: گنبد خضری کی تعمیر کب ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

روضہ انور پر سب سے پہلے 678 ہجری میں سلطان منصور قلاوون نے گنبد تعمیر کروایا پھر مختلف ادوار میں تعمیر کا سلسلہ جاری رہا پھر 1233 میں دوبارہ گنبد کی تعمیر ہوئی اور 1253 میں اس پر سبز رنگ کر دیا گیا اسی وجہ سے اسے گنبد خضری کہا جاتا ہے۔ امیر اہلسنت لکھتے ہیں: "جب قَلاوُوْ نخاندان کا دَور آیا تو گنبد تقریباً تمام مُسلِم عَلاقوں میں عام ہو چکا تھا۔ مِصر میں چُونکہ یہ فَنِّ تعمیر بہُت مقبول تھا اِس لیے سلطان منصور قلاوُوْننے جب روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر پہلی مرتبہ گنبد بنوانے کا فیصلہ کیا تو مِصری معماروں کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے اپنے ہُنَر کو کام میں لاتے ہوئے 678 ہجری میں حُجْرَۂ مُطَہَّرہ پر لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا۔ روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت نے اِس گنبد شریف کو ایسا حُسن بخشا کہ زائرینِ مدینہ کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔۔۔۔ کسی ضَرورت کی وجہ سے ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید خان نے سلطان قلِیْتبائی کا بنوایا ہوا گنبد شریف شہید کروا کر 1233 ہجری میں دوبارہ گنبد تعمیر کروادیا۔ 1253ھ مطابق 1837ء میں اِسے سبز رنگ کر دیا گیا اور اس کے سبز رنگ کی وجہ سے اسے گنبدِ خضرا کہا جاتا ہے۔ اِس میں 67 روشن دان ہیں، جن میں سے کچھ تو گول شکل کے ہیں اور باقی مُستَطیل (یعنی لَم چوَرس) ہیں۔" (عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ 280)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 صفر المظفر 1447ھ / 18 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2647

کیا گرونانک ولی تھے

سائل: حسن شریف

سوال: بعض لوگوں سے سنا ہے کہ گرونانک نیک شخص تھے اور بعض ولی بھی کہتے ہیں اس میں کیا حقیقت ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گرونانک کی سیرت اور تعلیمات سے کسی طور پر اس کا مسلمان ہونا یا ولی ہونا ثابت نہیں بلکہ اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھنا چاہتا تھا جس میں اسلام اور ہندو مت دونوں کی تعلیمات ہوں بلکہ اس میں ہندو مت غالب تھا اور اس کا اپنا قول ہے کہ میں نہ ہندو ہوں نہ مسلمان؛ یہ کسی ولی بلکہ عام مسلمان کا قول بھی نہیں ہو سکتا اور پھر اس نے اپنے بچوں کا نام غیر مسلموں کے نام پر رکھے اور اپنے ماننے والوں کو اسلام قبول کرنے کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ مفتی انس رضا مدنی صاحب اپنی تحقیقی کتاب میں تفصیل سے لکھنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں: "لہذا یہ غلط ہے کہ گرونانک کو فقط چند اسلامی اشعار کہنے یا صوفیائے کرام سے عقیدت رکھنے کی وجہ سے مسلمان سمجھنا اور ان کی سیرت کے دیگر معاملات کو بھول جانا کہ انہوں نے باقاعدہ ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے اپنی اولاد کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اگر مسلمان ہوتے تو اپنی اولاد کو بھی اسلام کی ترغیب دیتے جبکہ انہوں نے ایسا نہ کیا، ان کا اپنا نام، بیٹوں کا نام غیر مسلموں والا ہی ہے۔"

(اسلام اور عصر حاضر کے مذاہب کا تعارف اور تقابلی جائزہ، صفحہ 477، مکتبہ اشاعۃ الاسلام لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

23 صفر المظفر 1447ھ / 18 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2669

ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد

سائل: شبیر احمد

سوال: کیا ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد بھی ہو سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد ہونے کے حوالے سے اقوال مختلف ہیں مگر صحیح یہی ہے کہ ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدد ہو سکتے ہیں۔ علامہ ابن اثیر جزری لکھتے ہیں: "وذھب بعض العلماء الی ان الاولی ان یجعل الحدیث علی العموم فان قولہ علیہ السلام ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا لا یلزم منہ ان یکون المبعوث علی راس المائۃ رجلا واحدا وانما قد یکون واحدا وقد یکون اکثر منہ فان لفظہ "من" تقع علی الواحد و الجمع" ترجمہ: بعض علما کی رائے یہ ہے کہ حدیث کو عموم پر محمول کرنا اولی ہے تو بے شک حضور ﷺ کا قول بے شک اللہ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سرے پر کسی شخص کو بھیجے گا جو ان کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے گا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ایک ہی شخص ہو کبھی وہ ایک ہی ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ اس لئے کہ لفظ من واحد اور جمع دونوں پر واقع ہوتا ہے۔

(جامع الاصول، فصل اول فی اخبارہ عن المغیبات، جلد 11، صفحہ 321، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 صفر المظفر 1447ھ / 25 اگست 2025ء

فتوی نمبر: 2680

سائل: عمر حسن

ریاض الجنہ کی حد

سوال: ریاض الجنہ کی حد کہاں سے کہاں تک ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روضۃ الجنہ جس کو عوام ریاض الجنہ کہتی ہے اس کی حد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حجرہ مبارکہ اور منبر منور کے درمیان ہے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: " تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنبرِ نور بار (جہاں آپ ص صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمِیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے۔"

(عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ 288)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 ربیع الاول 1447ھ / 08 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2690

کمرے میں گھر والوں کا بغیر اجازت آنا

سائل: ام حاشر

سوال: میں بعض اوقات کمرے میں اکیلی آرام کر رہی ہوتی ہوں کمرے میں اے سی ہے تو گھر کے دیگر افراد بغیر اطلاع کے کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں انہیں کیسے سمجھایا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اسلام نے ہمیں حیا کا درس دیا ہے اور اسے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، قرآن کی تعلیمات یہ ہیں کہ آرام کے اوقات میں کمرے وغیرہ میں بغیر اطلاع کے بالکل نہ آیا جائے بلکہ آنے سے پہلے اجازت لے لی جائے تاکہ کمرے میں موجود شخص اپنی حالت درست کرلے اور اگر وہ اجازت نہ دے تو آنے والے کو چاہیے بغیر ناراض ہوئے واپس چلے جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ "ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے، انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد (گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔ ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔ وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔ اللہ تمہارے لئے یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔ (النور: 58)

تفسیر: "یہ تین اوقات ایسے ہیں کہ اِن میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے، بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کُھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے، لہٰذا اِن اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور اُن کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں، وہ کسی وقت بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔ ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ کام اور خدمت کیلئے ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں تو اُن پر ہر وقت اجازت طلب کرنا لازم ہونے میں حرج پیدا ہوگا اور شریعت میں حرج کو دُور کیا گیا ہے۔" (صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 658)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ربیع الاول 1447ھ / 17 ستمبر 2025ء